ناٹک

انجام ستم عرف ظلم اظلم

بطرز جدید

مصنفہ حافظ محمد عبداللہ صاحب زمیندار بلپورہ پروپرائٹر

انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی

بظل حمایت عالیجناب معلی القاب سری سوائی

مہاراج نہال سنگھ لوکندر بہادر

والی ریاست دہولپور پٹیرن کمپنی مذکور

مطبع الٰہی آگرہ میں محمد مجھو خاں کی اہتمام سی چھپا

بار چہارم ۱۰۰۰ جلد — قیمت فی جلد چار آنہ ۴/

دیباچہ

حمد و نعت کے بعد خیر خواہ خلق اللہ محمد عبداللہ بن منشی شیخ الٰہی بخش مغفور متوطن چھتورا ضلع فتحپور ناظرین حکایات غریب و شائقین قصص عجیب کی خدمت والا درجت مین التماس کرتا ہے کہ مین نے یہ ناٹک اپنی جماعت موسومہ انڈین امپریل تھیٹرکل کمپنی کے لئے حسب ایمائے عالی جناب معلی القاب سدہ سری مہاراجہ و ہراج سری راجہ سوائی رئیس الدولہ سپہدار الملک سرآمد راجہائے ہنود سری سوائی مہاراج رانا نہال سنگہ لوکندر بہادر - ایم - سی - آئی - ایچ - دلیر جنگ جی دیو دام اقبالہٗ و ملکہٗ والی ریاست دہول پور پیٹرن کمپنی مذکورہ ابتدا ماہ جنوری ۱۸۸۶ء مین بمقام شہر فتحپور ہسوہ ترتیب دیا اور اُسکو انجام ستم عرف ظلم اظلم کے نام سے موسوم کیا - اب اسکو ماہ مارچ ۱۸۹۰ء مین بمقام شہر میرٹھ پھر ترمیم کیا ہے اور اُس طرح پر جیسے کہ بالفعل اکثر ان کمپنی مذکورہ اس کھیل کو کھیلتے ہین جدید طرز پر ترتیب دیا ہے اکثر چیزین ظلم اظلم رونق سے لی ہین جو ضروری ترمیم کے بعد اس مین داخل کی ہین -

اس کھیل مین نیکی کا نیک ثمرہ اور بدی کا بد نتیجہ بہت اچھی طرح دکھلایا ہے یعنی جسنے جیسا کیا ویسا پایا ہے اگرچہ یہ ناٹک بظاہر عشق و محبت کی کتاب ہے لیکن حقیقتاً پندنامہ لاجواب ہے -

اس ناٹک مین ہر ایک چیز کی دہن کو فن موسیقی کے اعتبار سے بقید تال قایم کیا ہے اور کسی ایسی مشہور و معروف چیز کے حوالے سے جسکو اکثر اسی دہن تال مین گاتے ہین اوس کا

ضرور بھی عبادہ دیا ہے کیونکہ کلام خاص اُپیرا ناٹک میں اُسی راگ یا راگنی کا استعمال ہوتا ہے جو متکلم کی حالت موجودہ کے موافق اور اُسکے مناسب حال ہوتا ہے مگر عام چیزون کی ذہن میں لحاظ وقت ضرور ہے ورنہ ایکٹر کا قصور ہے۔

مین نے اس ناٹک مین اُن خاص پردون کے نمبر ترتیب کو جنسے مواقع ناٹک دکھلائے جاتے ہین بلحاظ اسٹیج قایم کر دیا ہے اور اُنکا شمار ڈراپ سین کیطرف سے کیا ہے اُنکے قایم کر دینے سے یہ بڑی سہولت ہے کہ اثنائے تماشہ مین ایسا وقفہ نہین ہوتا جو بے ضرورت ہے۔

ترتیب ناٹک مین اس امر کا لحاظ بھی واجبات سے ہے کہ زیادہ ایکٹرون کی ضرورت نہ پیش آئے۔ تھوڑے ہی ایکٹرون سے کھیل ہو جائے چنانچہ اس ناٹک مین ہرس یعنی اشخاص متعلق گویا بارہ آئے ہین لیکن ضرورت کے وقت صرف سات ایکٹر وہ سب پارٹ حسب تفصیل ذیل بلا وقت انجام کو پہونچاتے ہین۔

(ا) اُنظم

(ب) وزیر اعظم ——— سپاہی ——— پیرمرد ——— رئیس شاہ

(ج) امیر اعلیٰ۔

(د) اہلکار۔ درباری ——— منور شاہزادہ۔

(ہ) اہلکار۔ درباری ——— شمس رو

(و) لکا جھپی بان۔

(ز) نور النسا ——— رامشگر

میری یہ بھی عرض ہے کہ اگر کوئی صاحب اس کتاب مین کسی قسم کا سہو یا کچھ غلطی پائین تو براہ نوازش مولف کو ضرور مطلع فرمائین تاکہ آیندہ اُسکی اصلاح عمل مین آسکے اور وہ نقص رفع ہو جاسکے

مقام شہر میرٹھ
۲۵۔ مارچ سنہ ۱۸۹۰ع

الراقم محمد عبد اللہ مؤلف

اصطلاحات ناٹک

یعنی چند الفاظ انگریزی مع معنی جو اِس فن کی کتب میں مستعمل ہیں

ڈراما	ناٹک ۔ مرقع (تصنیف تماشہ دونوں کو کہتے ہیں
پلے	تماشہ کھیل
ایکٹ	ناٹک کا ایک باب
سین	ایک ایکٹ کا وہ حصہ جسکے واقعات مندرجہ ایک وقت اور ایک مقام پر ظہور میں آئیں
ڈراپ سین	وہ پردہ جو ہر ایکٹ کے اختتام پر گرتا ہے
تھیٹر	تماشہ خانہ ۔ ناچ گھر ۔ رنگ شالا
اسٹیج	تماشہ کرنے کا مقام ۔ تماشہ گاہ
پرسن	شخص (جمع) اشخاص وہ لوگ تاریخی خیالی شبیہہ ایکٹر یعنی تماشہ گر بنتے ہیں۔
ایکٹر	تماشہ گر ۔ تماشہ کرنے والا
اینٹر	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین داخل ہونا
ایکسٹ	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین سے چلا جانا
ٹریجیڈی	وہ ناٹک جسکا انجام غم پر ہو۔
کمیڈی	وہ ناٹک جسکا انجام خوشی پر ہو۔
ایپک	رزم کی داستان
ڈرامیٹک پیس	مرقع نظم ونثر دونوں کو کہتے ہیں (فقط باعتبار تصنیف ۔
ڈرامیٹک پوئم ابیرا	مرقع منظوم بلحاظ لمحومات
ڈرامسٹ	مرقع نگار ۔ مصنف مرقع

تختہ ناٹک

پارٹ

مذکر

اظلم	ایک حبشی نواب والی جزیرہ ثمان
رئیس شاہ	والی ملک شام
امیر اعلیٰ	ملک بانبرا کا ایک بوڑھا امیر
سنوبر شاہزادہ	فرزند رئیس شاہ
شمس رو	امیرزادہ ترک خراج گذار جزیرۂ ثمان
وزیر اعظم	نواب اظلم کا وزیر
گاڈیان	لازم امیر اعلیٰ
اہلکار	حبشی درباری نواب اظلم
سپاہیان	لازمان رئیس شاہ
پیرمرد	ایک بزرگ صاحب کرامت

مونث

نورالسار	ہمشیر شمس رو
رامشگر	ایک رقاصہ ملک شام
نورجہان	خادمہ امیر اعلیٰ

وزیر - اہلکار درباری - سپاہی - چوبدار - ملا - وغیرہ ہم

مقامات

جزیرۂ ثمان —— ملک شام - بانبرا

ناٹک

انجام ستم عرف ظلم اظلم

بطرز جدید

پہلا ایکٹ - پہلا سین

دیوان خانہ - پردہ نمبر (۷)

(شمس رو کا اپنی تنگدستی پر متاسف نظر آنا)

غزل - دھن سارنگ - تال بریلوی ٹھیکہ

طرز۔ مجھے اُس دوست کا ہجر آہ ایسا اب ستاتا ہے ۔ بھی
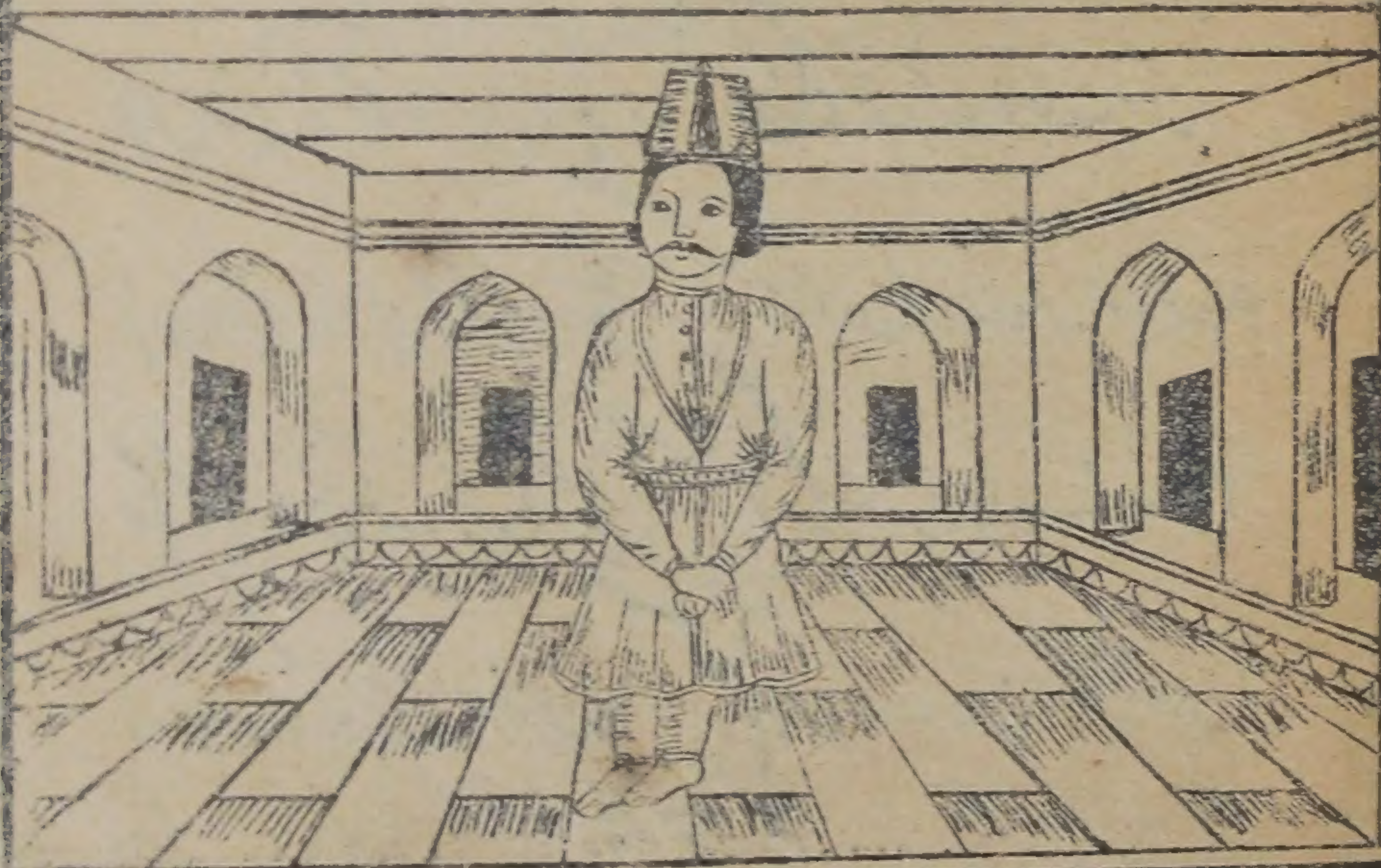
شمس رو

بہت نواب ظالم ہر بیابانی ستاتا ہے
خراج اتنا جو وہ مجھے نہیں سالانہ پاتا ہے

ہوئی نورالنسا ہمشیر میری اب جوان یا رب
نہیں کر سکتا اُسکی شادی یہ غم بھی رلاتا ہے

پدر کی مرگ سے نادار و مفلس ہو گیا اتنا
کہ اب جینا بھی دنیا میں نہیں مجکو تو بہاتا ہے

(وزیر اعظم کا مع سپاہیان داخل ہو کر خراج طلب کرنا)

انگریزی وزن - وہن سند ہٹرا - تال دادرا

طرز - ہوائی خود پسند اب بھی انکو تو قبول کر - "

وزیر اعظم

اے شمس، دو عزیز بیٹے خوشخصال کے
ہے آپکو یہ حکم .... شاہ نیکنام

خراج کے روپئے جکا دو تین سال کے
ہو ضبط ورنہ ملک یہ سب آپ کی تمام

شمس رو کر

پدر کے مرگ سے ہوا ہوں میں غریب اب
رقم کثیر یہ کہاں ... سے دوں بھلا

جو ملک اپنے بیچ ڈالوں میں جناب سب
تو بھی ایک سال ... کا خراج ہو ادا

ابیات - تحت اللفظ

وزیر اعظم

فرمان شاہی توڑنیکا لائق یہاں تو
حاکم کا حکم مرگ مفاجات جان تو

شمس رو

فرمان شاہی تو مری آنکھوں پہ ہے سر پہ ہے
پر کیا کروں کہ بات یہاں میری زر پہ ہے

وزیر اعظم

حاکم کو جو وصول نہو زر خراج کا
تو کیسے کاروبار چلے اوہ راج کا

شمس رو

زردار ہوکے کچھ نہیں نادار میں بنا
ناچاری سے ہوں شہ کا گنہگار میں بنا

وزیر اعظم

نادار ہو تو کیا اُسے سلطان چھوڑ دیگا　　لازم حماقت اپنے یہ نادان چھوڑ دے

شمس رو

صاحب تو جھوٹ جانتے ہیں میرے یہ کلام　　کاذب کو پر سمجھتا ہوں میں زادۂ حرام

وزیر اعظم

کچھ جھوٹ سچ سے تیرے نہیں کام ہے جواب　　دیتا ہے یا کرین ترا اسباب ضبط سب

شمس رو

بے مقصد جو یہی تو حرارز در کیا خباب　　پر ایسا ظلم شہ کو نہیں ہے روا جناب
جز ہے رعایا شاہی کی سلطان درخت ہے　　جب جڑ اوکھڑ گئی تو شجر دم میں پست ہے
ہے ایسے شہ پر آفرین صد بار آفرین　　نفرین اگر کرون تو ہے بے ادبی بالیقین
اتنا عبث نہ جوش میں اے شمس رو تو آ　　وزیر اعظم پوشیدہ تجھے کرنی ہے کچھ گفتگو تو آ

(وزیر کا شمس رو کو ایک طرف بلانا)

داخل تری بہن ہو جو حاکم سے ایک شب　　تو کر دے وہ معاف تجھے یہ خراج سب
پھر زندگی بھی عیش سے اپنی گزارے تو　　عزت بھی تیری خوب ہو حاکم کے روبرو

(شمس رو کا غصے میں آنا)

غزلیات - دھن اساوری - تال چاچر

طرز - "آرے لال دیوا اس طرف جلدی آ -"

شمس رو

یہ کیا بکتی ہو تم خدا سے ڈرو　　خبردار باتیں نہ ایسی ... کرو
میں ہوں ترک عزت پہ دیدونگا جان　　سمجھتے ہو تم کیا مجھے مسخرو

وزیر اعظم

پیارے تو نہو کچھ بھی تا خراب　　کرو ضبط اسباب یہ سب کا سب
نہ اک پیسے کا باقی تم رکھو ... ال　　بہت شہ کا ہو ورنہ تم پر غضب

(وزیر کا جانا حکم کر کر سپاہیون کا روانہ ہونا کیا ہوا اسباب بہر کر نور النسا کا گہبرا کر آنا اور بہائی کو مغموم پانا)

ابیات - تحت اللفظ

نور النسا

بیان کر برادر یہ کیا دہوم ہے ۔ تو اس درجہ کیون آج مغموم ہے

شمس رو

بہن ظلم ہے ہم پہ نواب کا ۔ ہوا آج تعلیقہ اسباب کا
خدا جانے لائے گا کل کیا بلا ۔ وہ زانی بہی مشہور ہے بیحیا
الٰہی اب عزت کا حافظ ہے تو ۔ غریبون کی حرمت کا حافظ ہے تو

(نور النسا کا بیقرار ہونا)

غزل - دہن جہنجوٹی - تال دادرا

طرز - "لب اُس گل رعنا کے عقیق یمنی ہین"

نور النسا

ہر روز نیا رنگ ہے اِس چرخ کہن کا ۔ راحت گئی بس دور ہے اب رنج و محن کا
جو صاحب درہم تہا کل آج اُسے دیکہو ۔ ہے گردش تقدیر سے محتاج کفن کا
منعم تہے جو پہلے اُنہین انقلاب دیا ہے ۔ برگشتگیٔ بخت نے آوارہ وطن کا
کسطرح بہار آئی کہ ہے زور خزان کا ۔ رونق گئی بگڑا ہے یہ اب رنگ چمن کا
کیون پردہ دری غیر کے منظور ہی ظالم ۔ بہاتا نہین کیا تجہکو لباس اپنے بدن کا

غزل - دہن مانڈ - تال دادرا

طرز - "جمشید کا تو جام فقط تہا جہان نما"

یہ نوح و شکر نہ کام آئیگا یزداں سے معذور   کریگا بس ایک سپاہی تجھکو خدا کا جب مجبور

دو ہاتھ سے اُسکے پائے گا تو رہائی او فرعون

کرے گا کب تک جہان مین جو تھی خدائی او فرعون

یہان سے ابھی بہا لیجا گو عزت جو اپنی ہے پیاری   خدا کرے جلد نازل اُس پہ ہو قہر جباری

دُہائی ہے یہ دُہائی ہے دُہائی او فرعون

(دونوں کا مایوس ہوکر جانا)

پہلا ایکٹ - دوسرا سین

محل - پردہ نمبر (۲)

(نواب انجم کا رونا اور وصل نور النسا مین بیٹھنا)

(وزیر اعظم کا مضطرب آنا۔)

غزل۔ دھن اساوری۔ تال چاچر

طرز۔ "ارے لال دیو اس طرف جلد آ"

وزیر اعظم

ہوئے ہم تو عاجز اب اے تاجدار
کہ وہ ہو گئے دونوں یاں سے فرار
لیا ہر طرف سے مگن پہلے گھیر
گھسے بعد کو سب پیادے سوار
تو وان شمس رہے نہ نور النسا
ہوئے راستے سے وہ پانی کے پار

نواب اعظم

یہ کیا سنتا ہوں کیا سناتا ہے تو
مجھے شاید احمق بناتا ہے تو
گئی فوج سے بھاگ نور النسا
یہ کس طرح باور کراتا ہے تو
ترے ساتھ ہوتے پیادے سوار
سزا کیا اونہیں اب دلاتا ہے تو
بغیر اوسکے مشکل ہے جینا مرا
میں خود جاؤں یا جاکے لاتا ہے تو

لاونی۔ دھن ٹلہ برہنس۔ تال قوالی

طرز۔ "بیدردی دغا تر سے دل کی"

وزیر اعظم

کیوں ہے ہم سے خفا نواب ہوئے کس جنے کا تقصیر
قبضے میں اُسے کرنیکے ہے نہیں رہی کوئی تدبیر
اب ہاتھ نہ وہ آویگی کبھی تم چھوڑ دو اُسکا نام
تم ملکہ مبش سے ہی سکہ میں عمر گذار دو تمام تم
اسی تمکنت نشین دربار چلو شاہی سے چلاؤ کام
گر بیٹے تمہارے آوے تو دکیوں وہ دیتے ہو تم
اب ہاتھ نہ آویگی وہ بھاگی ہے بے پیر
قبضے میں اُسے کرنیکے ہے نہیں رہی کوئی تدبیر

یہ ملک مبارک تمہیں وہ شاد مبارک — فاسق کی اطاعت میں اب ہوئی کرم ہے

سب اہلکار

تحت اللفظ

فرمانا سچ ہے آپکا عالی جناب سب — اظلم کی ذات میں تو ہیں جفا خراب سب

کرتے ہیں اسکے ظلم سے تو اجتناب سب — لیکن بچے ہیں اسکے عذاب سے سب

وہ تو مرا اسکا تم اب تخت و تاج لو

راضی ہیں سب ہو بیٹھے میں اپنے راج لو

وزیر اعظم

ہے سلطنت قبول مگر ایک شرط ہے — منظور تاج و تخت ہے پر ایک شرط ہے

راضی ہو تم تمام اگر ایک شرط ہے — دیتا ہوں اب میں سب کو خبر ایک شرط ہے

اظلم کو اپنا دشمن جانی سمجھنا تم

ملعون و چور پیشہ و زانی سمجھنا تم

ٹھمری - دھن زلہ - تال قوالی

ہیں ہیں یہ ہم آنکھوں ۔

سب اہلکار

ہمیں ہیں قبول ست سر تاج — جسکو تخت پہ سر پہ رکھو تاج - ہمیں

حکم سے آپکے سر نہیں پھیریں — جلکے سڑ ہارو اپنا راج - ہمیں

(جانا وزیر کا مع شخص کا انکے پیچھے روانہ ہونا اہلکاروں کا)

پہلا ایکٹ - تیسرا سین

ساحل دریا - پردہ نمبر ۱۰۱

(ایک بوڑھے امیر کا گاڑی مین بیٹھکر سیر کو آنا)

انگریزی وزن - دہن زلہ بلاول - تال دادرا

طرز - ہائے اوماں ماں - مجھے لوٹ گئے چور - ہا

گاڑیبان

ہیٹ ہائے ہیٹ ہائے ہیٹ بے ایمان سب کھوئی ہے تونے میری آن بان

مین ہون گاڑیبان ایک عالی شان پر دنیا مین کوئی نہین میرا قدر دان

ابیات - تحت اللفظ

امیر اعلی

کھڑی کرو گاڑی ارے گاڑیبان ابھی اسکو بیچا ہے گاڑیبان

(گاڑیبان کا گاڑی کھڑی کرنا - امیر کا نیچے اوترنا)

کرون گا اب اللہ کی یاد مین — نھون حشر مین تا کہ بر باد مین

گاڑیبان

بہت خوب فرماتے ہین یہ جناب — کرون مین بھی بیلون کی خدمت شتاب
نہ خدمت ہو اون کی اگر حسب حال — تو گھر سے مجھے آپ دیجئے نکال

(گاڑیبان کا ایک طرف گاڑی بیجانا - امیر کا آب دریا سے وضو کر کے اللہ سے دل لگانا)

غزل - دہن اساوری - تال دادرا

طرز - ؎ تو آ جا نظر طالب دیدار ہون تیرا - ؎

امیر اعلی

مین حمد سے غافل نہین اک آن خدایا — ہر لحظہ ہی تیرا ہے مجھے دھیان خدایا
مین دولت و حشمت مین نہین شاہ سے کچھ کم — ہے حد سے زیادہ ترا احسان خدایا
محتاج کسی شے کا نہین فضل سے تیرے — سب عیش کا موجود ہے سامان خدایا
بی بی ہے مگر فربہ و بدشکل و ضعیفہ — اس غم سے نہایت ہون پریشان خدایا
تو مہ حسین نازنین مل جائے کنیز ایک — مجھ پہ وہ ہے دل سے یہی قربان خدایا
بر آئے جوانی کی تو ہر ایک تمنا — کر پورا ضعیفی کا یہ ارمان خدایا

(امیر کا تسبیح پھرانا گاڑیبان کا آ کر ہاتھ منہ دھو نے کے بعد بیلون کی ستبری سنانا)

انگریزی وزن - دہن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز - ؎ یہ کیا کیا ہے ستمگار - ؎

گاڈیبان

او جان کے داد رس — ہون بیل فربہ میرے بس

مجھے تو سے نہیں ہوس — مہینا پاؤں روپے دس

امیر کا ہون گاڑیبان — دیکھو میری عالی شان

چاہتا ہے یہ امیر — ہون مین وہ اُسکا دلپذیر

جورو ہون کی وکھاؤن آس — بلائین بی بی سے پچاس

سُسر ہو صدقے اور ساس — نثار بچے ... بقیاس

(گاڑی بان کا سجدہ کرکے ایک بازو بیٹھ جانا امیر کا الحمد للہ ورد کرکے تسبیح پھرانا - ابر کا چھانا ہوائے تند کا آنا اندھیرا ہو جانا دریا کی موجون کا جوش مین آنا بجلی کا چمکنا بادل کا گرجنا)

ابیات - تحت اللفظ

گاڑیبان
چلو جلد طوفان آتا ہے اب

امیر اعلیٰ
ذرا ٹہر کیون جان کہاتا ہے اب

(جاکر تھوڑی ہی دیر مین پھر واپس آنا گاڑیبان کا)

گاڑیبان
اجی اُٹھا آب جوش حد سے سوا

امیر اعلیٰ
وظیفہ مرا رہ گیا ہے ذرا

(دریا مین دو ڈونگون کا آکر ڈگمگانا۔ گاڑیبان کا دیکھکر گبھرانا)

گاڑیبان
وہ ڈونگے تو اب ڈگمگانے لگے

امیر اعلیٰ
وہ ڈوبے سب انسان چلانے لگے

(امیر کا گبھراکر نظر اوٹھانا۔ ووون ڈونگون کا ٹکراکر ٹوٹ جانا)

گاڑیبان
خدایا یہ کیا بیکسون کا ہے حال

امیر اعلیٰ
ارے ڈوبتی ہے وہ لڑکی کمال

(گگاڑیان کا اپنے تئین پانی مین ڈالنا اور ڈوبی ہوئی
نورالنسا کو نکالنا۔)

پہلا ایکٹ - چوتھا سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(انظلم کا طوفان دریا سے بچکر جستجوئی نورالنسا مین
بحال زار نہایت بیقرار آنا۔)

غزل - دھن کلیان - تال پشتو

طرز - ہا فرشتہ دل مست رو بیان آنسو بہانہ منع ہے۔

انظلم

عشق مین نورالنسا کے ہو گیا برباد مین — آہ کسکے آگے جا کر اب کرون فریاد مین
شاہی چھوٹی ہاتھ سے ہوا اور ہا مین غرق — سہہ چکا اس عشق کی کیا کیا نہین افتاد مین
جستجو مین اسکی مین نے چھان ڈالی کوہسار — ہو گیا اُس غیرت شیرین کا بس فرہاد مین
غرق دریا ہو گئی یا مثل میرے وہ بچی — کچھ پتا اسکا نہین کیسے ہون دلشاد مین
مجھکو پہونچا دے تو اب میری صنم کے پاس جلد — مانگتا ہون یا خدا تجھ سے یہی امداد مین

(انظلم کا جستجوئی نورالنسا
مین جانا)

پہلا ایکٹ - پانچوان سین

دالان - پردہ نمبر (۱۳)

(نورالنسا کا بیہوش پڑی ہوئی نظر آنا امیر کا گلاب چھڑک
چھڑک پنکھا ہلانا گاڑیبان کا پانون دبانا)

غزلیات - دہن کلیان تال چاچر

طرز - ،، یہی قول ہے گر تو اے میرے پیارے -،،

امیر اعلیٰ

یہ لڑکی تو ہے کوئی آفت کی ماری — یہ ہوگی میرے گھر مصیبت کی ماری
مرد جو ہوتا اسکی دریا مین گرتا — تو بس ڈوب مرتی ہلاکت کی ماری

گاڑیبان

مین ہون اسپہ صدقے مجھے بخش دیجئے — مری شادی ساتھ اسکے بس آپ کیجئے
جوان مین بھی ہون اور یہ بھی جوان ہے — ملا کر یہ جوڑا دعا آپ لیجئے

سدسہ - تحت اللفظ

امیر اعلیٰ

اے نفر اس طرح کی تو گفتگو اچھی نہین — یہ ہمارا زادی ہے تو الو کا پٹھا - - بالیقین
ہے کسی شہزادے کے لائق ارے یہ نازنین — چاہیگی وہ تجھسے بدصورت کمینے کو کہین
بات کر ایسی جو لائق جو تیری شان کے
حور جنت کی یہی ہاتھ آئی کہین شیطان کے

ابیات - تحت اللفظ

گاڑیبان

خیر بدصورت ہون مین الو ہون یا شیطان ہون — جو کہو وہ ٹھیک ہے صاحب تابع فرمان ہون

(نورالنسا کا ہوش مین آنا امیر و گلاڑ بیان کرنا ...)

نورالنسا

غضب کیا ہے میرے پروا ے کریم
سہین ہائے کب تک عذاب عظیم

امیر اعلا

بیان کر تو اے نازنین واردات
کہ تو کسکی دختر ہے عالی صفات

تری کیون یہ حالت ہوئی جان گداز
کہان ہو گیا غرق تیرا جہاز

نورالنسا

ہون اک ترک کی مین تو دخت خراب
کیا ہے مقدر نے مجکو خراب

کسی کے ستم سے وطن چھٹ گیا
جہاز آکے طوفان مین لٹ گیا

ہمین ناخدا نے جو اک ناؤ دی
کنارے پہ بس وہ بھی ٹکڑے ہوئی

ہماری جو دولت تھی میری جان
خدا جانے ہے میرا بابا کہان

اسے ڈھونڈھنے در بدر جاؤنگی
نہ زندہ ملا وہ تو مر جاؤن گی

امیر اعلا

نہ بیتاب ہو اے گل باغ حسن
ترا رنج گویا ہے داغ حسن

تو امید خالق کی رکھ ذات سے
بچایا ہے جو تجکو آفات سے

عجب کیا جو مل جائے وہ اسطرح
خدا نے بچایا تجھے جسطرح

ہمل تجکو چاہونگا ای حور مین
سمجھونگا تجکو میں آنکھون کا نور عین

(نور جان کا آنا)

زنانے مین لیجا اسے نور جان
لباس اور زیور سے کر شادمان

ٹھمری - دھن کالنگڑا - تال قوالی

ٹیپ - مدھ بھری ہر کن لاگین انکھیان -

نورالنسا

مری چھاتی بھر بھر آوے — یاد تمہاری او بیانی رولاوے۔ — چھاتی

ملک عدم کو تم جو سدھارے — موت میری اب کیون بلاوے۔ — چھاتی

(نورالنسا کے ساتھ جانا۔ نورجان کا اُسکے پیچھے پیچھے جانا۔ گجھڑیان کا نورالنسا پر عاشق ہونا امیر نادان کا)

غزل - دہن کوسیا - تال پشتو

طرز - ''مجھکو غیرون سے نہ ملنا اسی تگرچاہیے۔''

امیر اعلیٰ

کیون دلاتو ہے بت میدین پہ قربان جانکر — ہمنے پالا تھا سمجھے کافر مسلمان جانکر

مشغلہ رہو جو مہروش ہو اُسکا سایہ دہوپ ہے — چاندنی کا کہانہ ہو کا ماہ تابان جان کر

رونقِ بزمِ جہان وہ شمع رو تو ہے گر — جل نہ اُسکی لو مین پروانے سا نادان جانکر

(گگاڑیان کا آنا)

ابیات - تحت اللفظ

گگاڑیان

پری سے تو کی آپ نے گفتگو — جو ملنے کی ہو دل سے ہے آرزو

تو پورا کرون یہ بھی ارمان مین — ابھی لاؤن یان ایک شیطان مین

امیر اعلیٰ

اُسے لاکوئی ہوگا نا چار وہ — مدد کا ہو شاید طلبگار وہ

(گگاڑیان کا جاکر اظلم کو لے آنا اظلم کو آداب بجالانا)

ابیات ۔ تحت اللفظ

امیر علی

اے مسافر کہاں تو جانے والا ہے کہاں — یا حبش کے ملک سے لایا تجھے کوئی یہاں

گاڑیبان

آپ اس حبشی پہ گو کیجیے گمان انسان کا — جانتا ہوں میں خلیفہ اس کو تو شیطان کا

اظلم

ہوں مسافر ایک آوارہ وطن افسوس میں — کیسے غربت کے ستم رنج و محن افسوس میں
غرق دریا میں ہوا اے وائی کیوں میرا جہاز — تو نے اے طوفان توڑا ہائے کیوں میرا جہاز

امیر علی

کما نہ غم رکھتا ہوں میں اب اپنی خدمت میں تجھے — گر یہاں آرام ہے اس دم کہیں جانا مجھے
(گاڑیبان کا امیر کو ہو بچانے جانا)

غزل ۔ دھن بہ ہنس ۔ تال چاچر

غزنہ ہ ادہر دیکھیے تو آنکھ اوٹھا کر کوئی ۔ ہ

اظلم

فنا ہو گیا مین فنا ہو گیا — عجب عشق مین مبتلا ہو گیا

ہوا مبتلا اک پری زاد پر — مرا تاج شاہی ہوا ہو گیا

مرا عین دریا مین ڈوبا جہاز — نہ وہ بت مگر آشنا ہو گیا

مین اک نان کا بہی ہون محتاج آج — تہا کل شاہ اور اب گدا ہو گیا

(گاڑیبان کا آنا)

رباعی - تحت اللفظ

گاڑیبان

میان کاہے صاحب کرو غم نہین — یہان کہانے پینے کو کچھ کم نہین

ہماری تمہاری ہے اب دوستی — کبہی ہو فنا ہوینگے ہم نہین

اظلم

کیا کہون مین تمسے بہائی ہے مجہے اک غم سوا — دوست کرنے کو مدد حاضر مین تیری ہم سوا

غرق دریا ہوگئی ہمشیر میری گلبدن — تو تو حبشی ہے تیری پہر گلبدن کیسی بہن

اظلم

مین تو حبشی ہون مگر ہمشیر رشک حور تہی — تو ہتی وہ ملکہ ای صاحب چراغ دیدہ تہی

گاڑیبان

اسطرح کی اک پری آئی تو ہے عالی صفات — پر ہے اسکا بہائی تو یہ کیسے مانون تیری بات

اظلم

اک نظر دکہلا مجہے ہون تا کہ مین تیرا غلام — تجہکو مین دیتا ہون یہ انگشتری انعام مین

گاڑیبان

تو یہ مجہپر ہو خفا میرا امیر نیک نام — ہے تو ہیرے کی مگر کتنے کی ہوگی دام مین

اظلم

راہ چلتا دیکہا تجہکو اسکی نسبت اکثر بار — اب دکہا میری بہن کو اک نظر ای نیکنام

گاڑیبان

باپ رے جب تو مرا اکل ہی ہوگا بڑا بار — ہر مرے آقا ہے تو پوشیدہ رکہنا میرا کام

تو قسم اور قول کا طے ہاتھ پہ یہ ہاتھ چل　　　تجکو پوشیدہ دکھلاتا ہوں میرے ساتھ چل

(دونون کا جانا)

پہلا ایکٹ - چھٹا سین

زنان خانہ - پردہ نمبر (۸)

(نورالنسا کا اپنے بھائی کی جدائی مین افسوس کرنا)

غزل - دہن کلیان - تال دادرا

طرز - وہ جگر دل مین مرے تیر کا پیکان رہا

نورالنسا

کونسا کام ہے وہ جسکو بشر کر نہ سکا　　　نہ قسمت کے نوشتے کو مگر کر نہ سکا

یاالٰہی ہوئی کیا مجھسے ہی ایسی تقصیر　　　مہر کی مجھپہ تو اک نظر کر نہ سکا

باغبان چمن دہر کسی دن مجھ کو　　　نخل رحمت سے عطا ایک ثمر کر نہ سکا

ظلم اظلم کے سبب مین ہوئی آوارہ وطن　　　رحم دریا بھی ذرا مجھپہ مگر کر نہ سکا

ناؤ ڈوبی مرا بھائی مرا مین زندہ رہی　　　موت کو ہائے کوئی میری خبر کر نہ سکا

(گاڑیبان کا اظلم کو لاکر ایک گوشہ مین چھپانا سید نورالنسا کے نزدیک ڈرتے ڈرتے جانا)

ابیات - تحت اللفظ

گاڑیبان

سرکار حضور کیا حال آج آپ کا　　　کمزور ہے کیا مزاج آپ کا

نور النسا

مزاج اب کہان جو بیان کیجئے — مقدر پہ آنسو روان کیجئے
تصدق جو پیارے پہ جان کیجئے — تلاش اُسکی جاکر کہان کیجئے

گاڑیبان

مین پیا یا ترا ہون مین جانی ترا — کسے پیارے ہے میرے ثانی ترا
کوئی مجہسا ہے گاڑیبانون مین کم — امیر اپنا مجہکو سمجھتے ہین دم
مجھے جانتے ہین وہ دلبند سا — سدا رکھتے ہین پیار فرزند سا
وہ بوڑھے ہین اب جلد مر جائینگے — مجھے وارث اس گہر کا کر جائینگے
بس اب ہاتھ تم دو مرے ہاتھ مین — ہمیشہ رہین دونون ہم ساتھ مین

(گاڑیبان کا نور النسا کے پانون پر گر کر عاجزی کرنا)
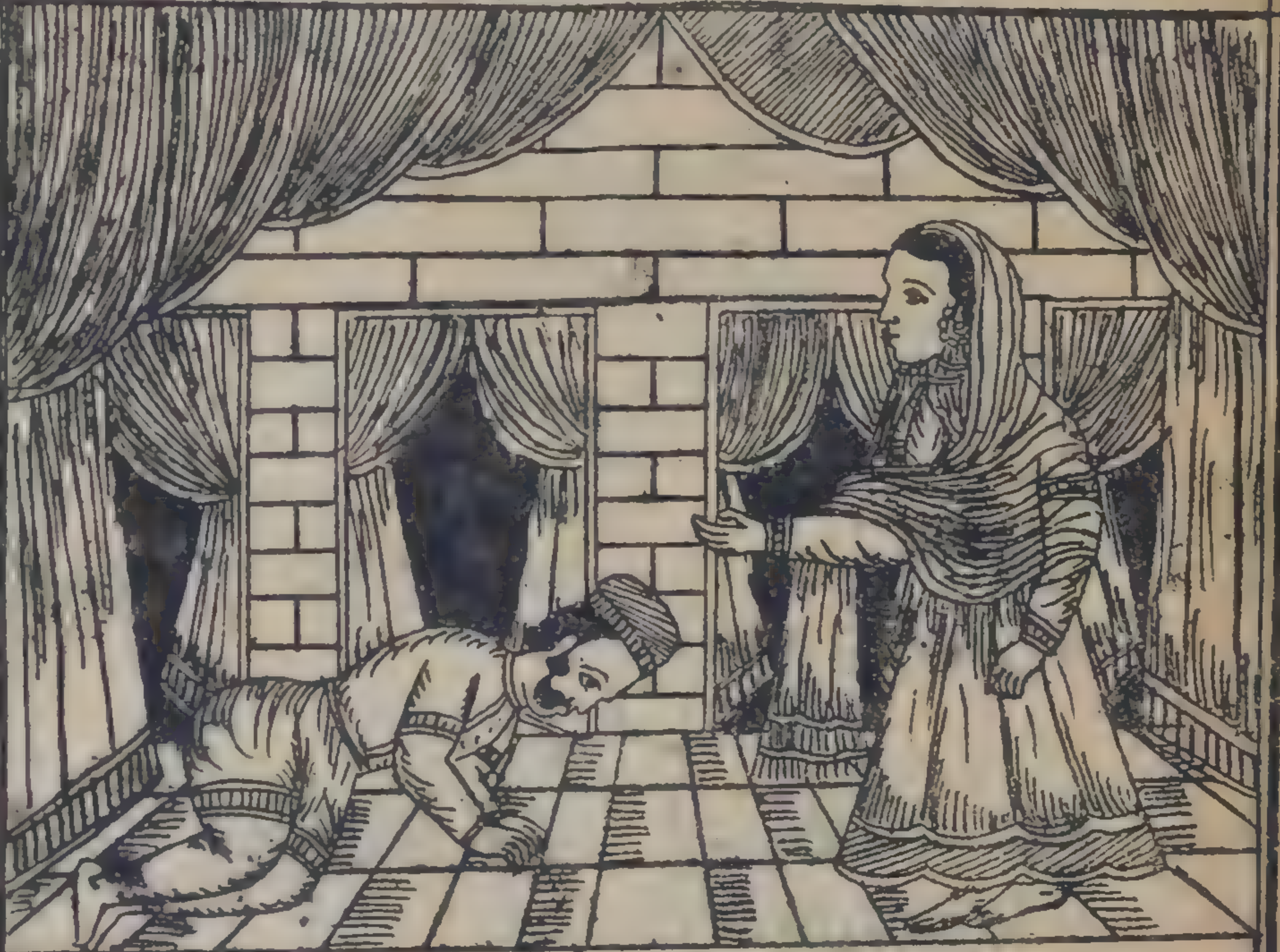
نور النسا

ارے دور ہو مجھسے ہو دور تو — حماقت پر اپنی ہے مغرور تو
امیر آئین تو اُن سے کہہ دونگی حال — نہ بات ایسی اب ورنہ منہ سے نکال

نہیں مال و زر کا مجھے دھیان ہے | لوں زباں سے بس یہ ارمان ہے

گاڑیبان

اگر اُس سے بھی میں لا دوں تجھے
مجھے بیلے اپنا سمجھ ... دلربا

نورالنسا

کہاں ہے وہ للہ بتلا .. مجھے
ترے پاؤں چوموں نہ اب تو ستا

گاڑیبان

مجھے پھر غرض کیا جو دوں میں خبر

نورالنسا

انگوٹھی یہ لے بول ہے وہ کدھر
(نورالنسا کا انگوٹھی اوتار دینا)

اُسے میں ابھی لایا مضطر نہ ہو
تو جا ہرج کیسا جو ہر اور نہ ہو
(گاڑیبان کا جانا نورالنسا کا اظلم کو آتا ہوا دیکھ گھبرانا)

لاونی - دہن جھنجوٹی - تال قوالی

طرز - "پکڑ دپکڑ داس ڈاکن نے بچا میرا کھایا ہے -"

نورالنسا (خود بخود)

کون یہ بچنک اظلم مرد کس تیری بناہ خدایا ہے
دیوانے دوزخ کے کیوں آکر کالے منہ کو کھلایا ہے

اظلم

تمہی پری نے جادو بھری نے مجھے دیوانہ بنایا ہے
شکر خداوند دار تو تیرا مجکو میسر آیا ہے
(اظلم کا نورالنسا کے پاؤں پر گرنا)

نورالنسا

نہ میں پری ہوں نہ تو دیوانہ کیوں پھر تو یہاں آیا ہے
غربت میں تو چھوڑ ستانا خوب وطن میں ستایا ہے
(اظلم کا پاؤں چوم کر عاجزی کرنا)

غزل - دہن بلاول - تال قوالی

طرز "سدا دائیں تیری یہ جادو بھری ہیں رے ..."

اظلم

دیکھیگا ہمکو اے صنم کب تک | تغافل سے سہینگے ہم ستم کب تک
سسکتا ہون پڑا مین ای میرے قاتل | کریگا سر زتو میرا قلم کب تک
گدا تیرا بنا ہون چھوڑ کر شاہی | ہوگا حال پر میرے کرم کب تک
ہون اظلم شاہ مین تو حال میرا دیکھ | ہون نورالنسار مین رنج و غم کب تک

غزلیات - دھن کلیان بھوپالی - تال پشتو

طرز - " آپکا مشتاق ہون بن آئے - "

نورالنسار

دیکھ اظلم تیری خو اچھی نہین | مجھسے تو یہ گفتگو اچھی نہین
ظلم سے ہون تیرے آوارہ وطن | چال چلنا اب بہی تو اچھی نہین
آشنائی کے نہ کر مجھسے کلام | بات یہ بے آبرو اچھی نہین

اظلم

ظلم عاشق پر ارے اچھا نہین | کوئی بیچارہ مرے اچھا نہین
ہکے اپنے عاشق دیوانہ سے | ای پری ہونا برے اچھا نہین
سرد مہری سے تری جو آہ سرد | جی جلا کوئی بھرے اچھا نہین

مسدس - تحت اللفظ

نورالنسا

جی اپنا ابھی بی بی کے خاطر چلا پلید | تو بات عشق کی میرے آگے نہ لا پلید
حبشی غلام زادہ ہے تو بر ملا پلید | منسوب کیسے ترکون سے ہوگا بھلا پلید
اپنی بھلائی چاہے تو کرے زبان بند
تا موت کے قفس مین نہو تیری جان بند

اظلم

نور النسا۔ زیادہ نہ اب تو ستا سب مجھے
جام اک مئے وصال کا فوراً پلا مجھے
فرقت مین مرچکا ہون مسیحا جلا مجھے
پڑتا ہون تیرے پانون گلے سے لگا مجھے

اللہ ٹالے سب تری آفات حسن کی
اک بوسہ لب کا دے مجھے خیرات حسن کی

(اظلم کا بوسہ لینے کو منہ بڑھانا نور النسا کا اُس کے
ایک طمانچہ لگانا گاڑیبان کا آنا اور اظلم کو نور النسا کے
ساتھ لپٹے ہوئے دیکھکر گھبرانا)

ابیات۔ تحت اللفظ

گاڑیبان

ہے ہے یہ حبشی خان کا تو کچھ طور اور ہے
الفت کی سلطنت ہے محبت کا دور ہے
اے بچیا غلام ارے او نمکحرام
کرنے یہان تو آیا ہے کیا اسطرح کے کام

(لات مارکر)

مشکین نہ کیون کسون تری اس رسی مین اب
اک حجر کا سیاہ مین کرون قید لے ادب

نثر۔ مقفیٰ

گاڑیبان۔ (بآواز بلند) صادق عثمان! دوڑو اسی آن۔

(دو سپاہیون کا آنا اور اظلم کو رسی سے باندھکر
گاڑیبان کے ہمراہ لیجانا)

غزل۔ دہن پیلو۔ تال چاچر

طرز۔ " نا لکھی سیان بتیان گون کی۔ "

نور النسا

غریبون پر اظلم جو تو نے جفا کی
نہ تھی کیا خبر تجھکو روز جزا کی
ستم سے تو باز آ سمجھ اب بھی اظلم
ہمیشہ ہے ظالم پہ لعنت . . خدا کی

مصیبت سے ہر روز کے چھوٹ جاؤن اگر مہربانی ہو مجھپر قضا کی
(گاڑیبان کا پھر آنا اور نورالنساء کو اپنا عشق جتانا)

ہولی - دہن کانی - تال چاچر

پہاگن کے دن چار - -"

گاڑیبان

ڈر ہے تجھے کس کا بول چل آجا گہونگھٹ حیا کا مکھڑے سے تو کھول - ڈر
گاڑہی بہی ہے میری باڑی بہی ہے پھر کیا تیرے جوبن کا مول - - چل
بنون مین امیر اور امیرن سے بنے تو کس سے ہو پھر تیرا تول - - چل
میٹھی موہنیان میری - - سوہنیان رتن ترے ہو منہہ انمول - - چل
(گاڑیبان کا پانون پر گرنا -)

ٹھمری - دہن پیلو - تال دادرا

طرز - رکا ہے رہے بلما مورے - -"

نورالنسا

دیکھہ تو آ گاڑہی والے دیکھہ تو آ گاڑہی والے ہو نہ بے ادب نہین تو تجھپہ ہو غضب - دیکھہ
آئینگے امیر تو کہونگی ان سے مین یہ سب کیا اپنے سا رذیل مجھکو سمجھا ہے تو اب - دیکھہ
(گاڑیبان کا نورالنسا کو منانا مگر یہ سنکر امیر کا آنا
اور گاڑیبان کو خوشحال دیکھکر ہٹانا -)

غزلیات - دہن - بہاگ تال چاچر

طرز - ہ مجھے ہائے تقدیر لائی کہان - - "

امیر اعلیٰ

یہ کیا دھوم سے ای نفر بجہیا   نہین کچھ تجھے میرا ڈر بجہیا
جو بار دگر بد نظر ایں پہ کی   ترا کاٹ ڈالونگا سر بجہیا
چلا جا ابھی اصطبل مین شریر   نہ آنا کبھی پھر ادہر بجہیا
(گنگا دھیان کا جانا)

نورالنسا

نہین سے بہی ایک غر بجہیا   وہ حبشی بہی سے بجز گھر بجہیا
کہ دو دہین میرے دامن پاک پر   وہ بد کرنے آئے نفر بجہیا
کرو مجکو رخصت یہان سے جناب   تمہارا تو ہے سارا گھر بجہیا

غزلیات ۔ داہن کافی ۔ تال چاچر

طرز ۔ " رنگ ڈالا مجکو تو نے رنگیلے "

امیراعلی

نہ ای رشک یوسف ہو بیزار ہمسے   نہ ہو بچگا اب تجھکو آزار ہمسے
بچے بد نظر سے زلیخون کی ہردم   کرے وصل کا جو اقرار ہمسے

نورالنسا

بہے بیوا تو نہ زانی سمجھنا   بہن یا کہ بیٹی کے ثانی سمجھنا
قیامت کے دن سب کا انصاف ہوگا   ہمیشہ تو دنیا کو فانی سمجھنا

مخمس ۔ تحت اللفظ

امیراعلی

بہن تجھے ترے بہائی نے کیا نہین سمجا   نہ یاپر تجھے دختر ای نازنین سمجا
جو رشتہ جس سے ہے اُسنے تو بالیقین سمجا   ہمارے دل نے تجھے نوجوان ہن سمجا
اِسے تو وصل سے اپنے ای مہ جبین سمجا

نورالنسا

جو سمجھا تو ہے وہ بیجا ای بوالہوس سمجھا نہ تابع ہون تیری دون بلکہ جان ہین بس بجھا
مین ایک سمجھون نہ تو بامین مجھکو دس سمجھا ہما ہون مین مجھے کیا تو نے اے مگس سمجھا
نہ مجھسے بوم کی مین ہونگی ہم قفس سمجھا

امیر اعلیٰ

ہما ہے تو تو قفس مین مرے اسیر سمجھ مکان یہ آج سے زندان ای گوشہ گیر سمجھ
مرے ہو تابع خوشی سے ای تنظیر سمجھ دگرنہ ہوگی نہایت ہی تو حقیر سمجھ
گلے سے لگ تو بلا مین لون دلپذیر سمجھ

نور النسار

بلا مین اپنی بہن یا کہ بیٹی کی سے رزیل مین سمجھتی ہتی تجھے ذیجاہ پر ہے تو تو ذلیل
تجھے زمانے سے غارت کرے خدائے جلیل ہون ترک ذات کی عورت نہ جان مجکو علیل
لے یہ چلی مین مجھے روک لے یہی ہے دلیل

(نور النسا کا جانا چاہنا امیر کا ٹھہرانا چاہنا اُس کا
زور سے طمانچہ لگانا امیر کی ایک آنکھ کا نکل
آنا امیر کا غل مچانا)

نثر

امیر اعلیٰ - اُف ہائے گئی میری آنکھ آہ پھوٹی میری آنکھ مالزادی بدذات نے ایک آنکھ نکال لی۔

(گاڑیبان کا دوڑتے ہوئے آنا)

گاڑیبان - کون ہے کہاں ہے کس نے نکال لی کہاں گئی دوسری کو سنبھالنا کہیں وہ بھی پہلی کے ساتھ نہ چلی جائے۔

ابیات - تحت اللفظ

امیر اعلیٰ

یہ ہے کنیز بڑی بے ادب اے خدمتگار
کیا اُس حبشی سے بدفعل اُسنے بی تکرار
تو جاکے دونوں کو تشہیر کر سربازار
کہ ہر طرف سے ہو لعنت کی دونوں پر بوچھار

(نورالنسا کو کھینچتے ہوئے لیجانا گاڑیبان کا اور آنکھ پر ہاتھ رکھے ہوئے جانا امیر بےایمان کا)

پہلا ایکٹ - ساتواں سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(شمس رو کا بحال تباہ آنا)

لاونی - دہن زلہ بہ ہنس - تال قوالی

طرز - "گل چمن میں کچھ عیاں طرز ہری ہے۔"

شمس رو

کیا پنجہ باز مقدر نے ۔ مجھے مارا

مری راحت کا ہے پرندہ پارا پارا

ہوا ظلم تجھکو ظلم سے حاصل کیا کیا — ہم غریبوں پر ہین آفتین نازل کیا کیا

غوطے دئے دریا نے لب ساحل کیا کیا — ہوئی غرق ہین نہ ہے ۔ رنج مراول کیا کیا

ہر خواہش مجھا مین کیسا لٹا بیچارہ

مری راحت کا ہے پرندہ پارا پارا

(گاڑیبان کا ظلم و نورالنسا کی کمر مین رسی باندھکر انکو نچاتے اور ناچتے ہوے لانا نورالنسا کا غیرت کے مارے ہاتھ سے منہ چھپانا)

انگریزی وزن ۔ وہین زلہ بلاول ۔ تال دادرا

طرز ۔ ،، ہبٹ اے ہبٹ ارے ہبٹ کا گھرا ۔ ۵

گاڑیبان

ناچ ناچو ناچ ناچو ناچو بدکار — ہین یہ ای خاص و عام دونون زناکار

تھو کو منہ پہ یاران کے ہر بار — عالم کی ہین لعنت کے یہ دونون سزاوار

(شمس رو کا نورالنسا کو بغور دیکھکر پہچان جانا اور حیرت مین آنا)

ابیات ۔ تحت اللفظ

شمس رو (خود بخود)

بہن ہے مری یہ تو نور النسا — وہ ظالم یہی ہے بیا نا سزا (بوبچانام)

انہین رسوا کرتا ہے تو کیون بھلا — قصور ایسا ان دونون سے کیا ہوا

گاڑیبان

شہر بدر کر دیا اور سنہ نے اس انگوٹھی کو ہضم کر لیا۔

(نگار جہان کا خوشی سے ناچتے ہوئے جانا)

ابیات - تحت اللفظ

شمس رو

اے اظلم تو آخر ہوا منتخب — بہن کا کیا ہو ہی دامن خراب

اسی واسطے سہتے آفت رہے — کہ نور النسا پاک عصمت رہے

اسی واسطے چھوڑا ملک دو بار — کہ دامن بچاؤ گی ... نابکار

اسی واسطے ڈوبے دریا میں بھی — کہ عزت بچے ... وہ بچ سکی

ہوئی آبرو سب تہ خاک ہائے — مری کیوں نہ دریا میں ناپاک ہائے

سمجھونگا زندہ اسے بیگمان — تری بھی بہن ہے سکتا اظلم ہون جان

گر تو بڑا ہی گنہگار ... ہے — خدا سے سزا تو سزاوار ہے

لہذا کیا میں نے تجھ کو رہا — مرے ساتھ چل بس تو نور النسا

(شمس رو کا اظلم کے ہاتھ پاؤں سے رسی نکال کر صرف نور النسا کو اپنے ساتھ لیجانا اظلم کا اپنی ناکامی پر پچھتانا۔)

اظلم

گئی شاہی بدنام و رسوا ہوا — ملی پر نہ افسوس نور النسا

نہیں چلتا کچھ زور تقدیر سے — مگر ہونگا غافل نہ تدبیر سے

[اظلم کا جانا]

پہلا ایکٹ - آٹھواں سین

تہمت مجھے لگاتے ہیں وہ ہمارے بڑا ایمان | پر ہائے بہائی ہو گیا تو مجھ سے بدگمان
افسوس کیوں نہ تن سے نکل جائے میری جان | کیا کیا ستم نہ تو نے کئے مجھ پر آسمان

پروردگار جلد تہ خاک کر مجھے
اس ہستی نجس سے تو اب پاک کر مجھے

شمس رہ

یہ کبر تیرا کام نہ آئے گا نابکار | پھر دن لگا ترے حلق پہ میں تیغ آبدار
توبہ جناب باری میں کر ہو کے شرمسار | شاید کہ حشر میں کرے کچھ رحم کردگار

لائق تو بخشے جانے کے افعال نہیں
دوزخ سے بچنے تیرے افعال نہیں

(نورالنسا کا دوزانو ہو کر مناجات و زاری کرنا)

ٹھمری - دھن بھیرویں - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - ،، سکھ کٹے گزروں میں ساتھ ۔ ۔ ،،

نورالنسا

یہ مجھ پر کیا بہتان بس میری چل سے جان نہ ہو — یہ مجھ پر
دنیا میں مجھے سب نے ستایا میں نے کسی کا جی نہ دکھایا
ایک بھی میرا ہونے نہ پایا پورا ہائے ارمان — بس میری
خالق و مالک داور داور آئی ہوں میں تیرے دربار
مرنے کا مجھے غم نہیں زنہار قائم رہو ایمان — بس میری
تیغ مجھے تو دے ای بہادر کاٹ دوں اپنا خود ہی میں سر
حشر میں تا نہ کہے تجھے داور خونی مرا ای جان — بس میری

(شمس کا نورالنسا کی گردن پکڑنا اور اس کے ہاتھ سے چھڑانا)

غزل - دھن مالکوس - تال چاچر

باعث فخر سلاطین تیری خدمت ہے — اللہ اللہ یہ تقدیر یہ تیرا اقبال
آئینہ داری تیری کرتا سکندر منظور — کفش برداری کا کرتا تیری دارا اقبال
تجھسے اے بحر کرم بہرے کوئی ہوا کامل — تیرا بدخواہ جو فرعون ہے تو موسیٰ اقبال
ہے یہی شام و سحر ورد زبان اے ذاکر — میرے سلطان کا یارب ہو دوبالا اقبال

(منور شاہزادے کا شمس رو و نور النسا کو بحراست سپاہیاں لانا اور تخت شاہی کو بوسہ دیکر دست بستہ حضور شاہ ایستادہ ہو جانا)

مسدس - تحت اللفظ

منور شاہزادہ

جو شاہ خوشخصال نہ مجھپر غضب کرے — تو عرض اتنا بندہ کے یہ با ادب کرے
سلطان بھی قبول اُسے کیا عجب کرے — جو میری بات کو نہ کبھی بے سبب کرے
جو حکم ہو حضور تو اوس کو بیان کروں
جو مدعا ہے دل کا مرے میں عیاں کروں

رئیس شاہ

دن داد داد خواہوں کو میرا یہ کام ہے — جس سلطنت میں ظلم ہو وہ بے قیام ہے
کہتے جو شاد ملک کا ہر خاص و عام ہے — باعث یہ ہے کہ عدل یہاں پر مدام ہے
کر عرض جو کہ لایا ہو فریاد اے پسر
دیکر نہ تجھے بھی داد کروں شاد اے پسر

غزل - دھن سارنگ - تال دادرا

طرز - "تیرے فراق میں ہے بہت بیقرار دل -"

منور شاہزادہ

ہے دادرس پدر میری فریاد آپ سے — ہوتی کسی پہ دیکھی نہ بیداد آپ سے

پھر کیوں نہ کھلے اپنی ہوس کو وہ سے نکال — آئے جو قمری کے لیے شمشاد آپ سے
حقا اس سے میر اکھو وہ سلیمان وقار تم — آگر پڑی یہ مجکو پریزاد آپ . . . سے
شادی میری ہوگی جو اس دلربا کے ساتھ — تو اپنی جان کروں گا میں برباد آپ سے

لاونی۔ دہن پیلو ۔ تال قوالی

طرز۔ "دکھی دل جاں پر تیر ہے"

رئیس شاہ

ہے یک اختر کسکی یہ دختر یہ تو کر تو بیان ۔ میاں جان
شاہزادہ تو ہو کے راہ چلتی یہ ہوا ——— قربان

منور شاہزادہ

حسب و نسب سے ہے کیا مجھے مطلب خوبی سے کام ۔ نیکو نام
دیکھیے چہرہ زلفوں میں ہے گہن میں . . . ماہ تمام

رئیس شاہ

کون پدر ہے کہاں پر گھر ہے کیا ہی پری اظہار ۔ طرحدار
کون یہ تیری ساتھ ہے کیا اسکی ہے . . تو دلدار

غزل ۔ دہن سارنگ ۔ تال دادرا

طرز۔ "سادہ رو ایک بت غنچہ دہن مجکو دیا۔"

شمس رخ

باپ کا بہر خدا کچھ مرے . . . نام نہیں — اسکی دختر ہے تو اس قحبہ کے ہیں کام نہیں
اس افندی کی ہوں بیٹی جو کہیگی ای شاہ — روح کو قبر میں پھر اوسکی ہو آرام نہیں
اسنے ہی شیشہ عصمت کو ہے اپنے توڑا — ہوتا کاش اسکا برادر تو میں ناکام نہیں

مخمس ۔ تحت اللفظ

رئیس شاہ

مرے فرزند اس بانو کو تو سب سن چکا احوال کرون مین تیری شادی کیسے اسکے ساتھ بد افعال
تیری خاطر تلاش اب کر کے مین کینے ہین بڑے لال مبین اس سے بھی بڑھکر تجھکو بی بی دونگا خوش خصال

(نور النسا سے)

بہر ہو جا تو میرے ملک سے ای لڑکی بد اعمال

منور شاہزادہ

بڑی ہے یا بھلی دیکھے اسے آپ ای پدر مجکو سوا اسکے نہ لون ہرگز پری ملجائے اگر مجھ کو
اسے پیچھے نکالو پہلے کر دو قتل پدر مجھ کو نہونگا وصل اسکا تو پڑیگا دینا سر مجھ کو

ملا کر اس سے شادان کیجئے ای نامور مجھ کو

(سپاہیوں کا نور النسا کو پکڑ لینا منور شاہزادہ کا
سپاہیوں کو ہٹا دینا)

مسدس ۔ تحت اللفظ

رئیس شاہ

گل نسرین گل نرگس گل لالہ گل شب بو بہار آتے ہی ہوتے ہین شگفتہ باغ مین ہر سو
مگن لیتا ہے لیکن بلبل شیدا ہر اک کی بو گلاب آوے نظر تو اُس سے بو سیکھے اپنے وہ ضمیر
قدیم اپنا طریقہ جب نہ اک جوان سے چھوٹے
بزرگون کی تو کیسے رسم ہر انسان سے چھوٹے

منور شاہزادہ

ہے میرے بلبل دل کے لئے باغ جہان خالی مگر گلہائے تازہ کی فقط ہے اک یہ ڈالی
ہوا ہے گر نگہبان میرا چمن کے آپ ہین مالی کرینگے ورنہ مجکو ذبح صیاد اجل حوالی
یہ سرو باغ مین قمری یہ رنگ گل سے بلبل ہین
مناسب ہے مجھے اسپر مچاؤن شور اور غل مین

رئیس شاہ

جو سمجھے کی بتی تمثیل گل و بلبل بیان مین نے ذلالت اور شرافت اُس سے کی ظاہر عیان مینے

ترسے ہم رہا اک معشوق کی ترک ہر اِن ہین نے ۔ کہا اِس میوا پر صدقے ہونے کو کہان ہین نے

تو ملک شام کا شہزادہ یہ کنگال معشوق

کوئی شہزادی تیری ہوگی مرے چل معشوقہ

منور شاہزادہ

تمیز اس عشق مین شاہ و گدا کی ہی اگر ہوتی ۔ زلیخا عاشق یوسف کہو کیون اسی پدر .. ہوتی

شرافت اور عزت پر ہی الفت کی نظر ہوتی ۔ تو کیون لیلیٰ فدا مجنون سے اک دیوانے پر ہوتی

نظر سے میری دیکھو ایسا کوئی خوبصورت ہے

جو سچ پوچھو تو دنیا مین یہی خوبی کی مورت ہے

غزل - دہن بھیرون - تال قوالی

طرز - دل کو چین اکوم تہ چرخِ کہن ملتا نہین

نور النسا

خوبرویون مین نہ تو مین نیک اطوارون مین ہون ۔ نام ہی نیکو نہ لو بیراین بدکارون مین .. ہون

جسکے طالع مین ستارہ آکے ہو خالِ سیاہ ۔ بخت برگشتہ سے مین اب اُن سیہ کارون مین ہون

نیک شہزادے نہ مجھسے مل کے تو بھی ہو خراب ۔ فاسقون مین فاجرون مین مین گنہگارون مین ہون

خوبرو دنیا مین ایسے ایسے ہونگے بیشمار ۔ خیک مین ادنیٰ سی اُنکی کفش بردارون مین ہون

سدسہ - تحت اللفظ

رئیس شاہ

واقف کیا خدا نے یہی سب حال سے تجھے ۔ ابتو ہوئی ہے اسکی خبر چال سے تجھے

کیونکر بچا رہا ہون ایسی بداعمال سے تجھے ۔ واصل کرونگا ایک خوش اقبال سے تجھے

اِس نخلِ میوا کو نہ رکھون خار مین

کالی زغن ہو کیون چمن نوبہار مین

خمسہ - تحت اللفظ

منور شاہزادہ

آفت ہے یار کہ اسکی قیامت کی چال ہے | پر اے پدر دل اس سے مرا پائمال ہے
زلفوں کا اسکی گرچہ سیہ بال بال ہے | لیکن وہ میرے طائر دل کو نو جال ہے

اس سے نہ وصل ہوگا تو اپنا وصال ہے

سدسہ - تحت اللفظ

رئیس شاہ

تیرا وصال ہے تو جہنم نصیب تو | پر اسکا ہو سکیگا نہ ہرگز حبیب تو

(نقیب سے) | (شمس رو سے)

اس تجھ کو نکال دے جلد اے نقیب تو | رہتا یہاں جو چاہے تو رہ اے غریب تو

شمس رو

افسوس کیا ہوں اے خدا پاک کر مجھے
رسوائی سے تو ایسی نہ خاک کر مجھے

(سپاہیوں کا نور النسا کو لیجانا چاہنا منور شاہزادہ کا روکنا
سب کا متحیر ہونا۔)

دوسرا ایکٹ - دوسرا سین

دالان - پردہ نمبر (۳) (امیر و گلزار بیان کا داخل ہونا۔)

ٹھمری - دہن کھماچ - تال دادرا

طرز - آج کا تماشہ دیکھو بانسری بجائے کے۔

امیر اعلی

اُس پری کا روز و شب ہمارے دل کو دہیان ہے — اوسکی جستجو مین جانا ہمکو گاڑیبان سے ہے

گاڑیبان

دہیان ہو تو ہو مجھے کر رکھتا جورو بھی نہین — آپ کی تو بی بی بیگ خوب عالی شان ہے

امیر اعلی

اُس پری پر ایسی بی بی مین کرون نثار سو — میری بی بی دلپونی وہ حور میری جان ہے

گاڑیبان

حور ہی پر اسکو تم جو چاہو تو قصور ہے — اسی سال کے ہو بوڑہے تم وہ نوجوان ہے

امیر اعلی

کیا تمیز عشق مین بھلا جوان و پیر ... کی — آیا جس پہ اپنا دل وہ اپنی دلستان ہے

گاڑیبان

مین تو سنتا ہون کہ ہوتا عشق بوڑہے کو نہین — پھر تمہارے دل مین کیسے عشق کا مکان ہے

غزل - دہن کلیان - تال دادرا

طرز - "جو راستے مین عشق کے ثابت قدم نہین ..."

امیر اعلی

زیر زمین عشق ہے عشق آسمان مین — کچھہ عشق کے سوا نہین کون و مکان مین
ہے سنگ مین بھی عشق جسے کہتے ہین شرر — بے عشق آدمی ہو ہو بھلا کیا جہان مین
کعبے کے عشق سے ہوئے کافر خدا پرست — عشق صنم سے جلگیا سومنستان مین
شاہ و گدا کی عشق مین ہرگز نہین تمیز — شان زلیخا دیکھو تو یوسف کی شان مین
چلنا ہے تو تو چل مرے ہمراہ اے نفر — ہر دم اسی کی شکل ہے بس میرے دہیان مین

(امیر و گاڑیبان کا جانا)

دوسرا ایکٹ - تیسرا اسین

گہرا جنگل - پردہ نمبر (۶)

(نور النسا کا پریشان حال داخل ہونا)

غزل - دہن بہیرویں - تال دادرا

طرز - "کان جو رکھتے ہیں وہ سب کا کہا سنتے ہیں -"

نور النسار

نہ لاہین تہ چرخ کہن دل کو مرے — نت نئے روز دہے رنج و محن دل کو مرے
جو ستم گذرا وہ خاموش سہا کچھ نہ کہا — گو یا شکوے کے لئے تہا نہ دہن دل کو مرے
خاک میں ملنے کی اُمید بس اب ہے باقی — دفن کا دہیان نہ ہے فکر کفن دل کو مرے
راستہ ملک عدم کا کوئی دکھلا دو مجھے — خوش نہیں آتا ہے ہستی کا چمن دل کو مرے

(منور شاہزادہ کا دیوانہ وار دوڑتا ہوا آنا اور
نور النسا کے پانوں پر گر جانا)

غزل - دہن پیلو - تال چاچر

طرز - "مجھے مار یے موت اِی میرے پیارے -"

منور شاہزادہ

پہ پردہ میں آیا ہوں دیوانہ ہو کر — جلوں تجہ پہ اے شمع پروانہ ہو کر
مئے عشق کا نشہ مجکو چڑہا ہے — پہروں جھومتا کیوں نہ مستانہ ہو کر
پیوں اوک سے میں مئے عشق اسدم — ترے پاس اے ساقی پیمانہ ہو کر
خدارا سمجہ اے صنم اپنا مجہ کو — کہ میں سب سے آیا ہوں بیگانہ ہو کر

مثنوی - دہن زِلہ کلیان - تال دادرا

طرز - "گہیرے پھرے ہے وہ بو -"

نور النسا

ایسی باتون سے نہ کچھ بھی تجھے حاصل ہوگا — مین نہین ہون وہ کہ جو مجھسے تو واصل ہوگا
میری عزت گئی رسوا ہوئی مین خانہ خراب — بیسوا کا مجھے ظالم نے دیا ہائے خطاب
پاکدامنی کہین بھی میری مشہور نہین — ایسی رسوائی سے جینا مجھے منظور نہین

(نورالنسا کا خودکشی کے لئے خنجر اوٹھانا منور شاہزادہ کا بانغ آنا۔)

منور شاہزادہ

مرنا اس طور کا اس جان سے ہے تحقیق حرام — اس سے تو اور بھی بد ہوگا ترا دہر مین نام
تجکو رسوائی جہان کرتے ہین بدکار محبت — تم تو خود پاک ہو کیون سہتی ہو آزار عبث
نیک انسان چھپائے سے نہین چھپتا ہے — چاند پر گرد جو ڈالو تو کہین چھپتا . . سے ہے

(شمس رو کا غضبناک ہوکر برہنہ شمشیر لئے ہوئے آنا اور منور شاہزادے کو دھکا دیکر ہٹانا)

غزل - دہن کلیان - تال چاچر

طرز۔ ” بہ مت جان پیارے مین ہون نہ ترا شاہ ۔“

شمس رو

ہماری نہ سے آبرو اے پلید — مگر اِس سے تو گنگمو اے پلید
رہی زندہ کیون ہائے نورالنسا — مری کیون نہ ہوتی ہی تو اے پلید

منور شاہزادہ

ستم کر نہ بیکس پہ تو اے پلید — یہ ہے ناز بین نیکخو اے پلید
ستایا اسے جو مرے سامنے — تو تیرا بیگا لہو اے . . پلید

(منور شاہزادے کا شمشیر بیان سے نکالنا شمس رو کا وار سنبھالنا دونون کا ہو گہ وار چلانا اندر ٹرتے لڑتے در نکلجانا)

نثر - مقفیٰ

نورالنسا۔ ہائے اللہ رے کوئی آؤ۔ مرا میرا بابائی للہ کیا ؤ۔ نہین نہین شاہزادے کا

وار خالی گیا! ارے پھر شاہزادہ کرکے ہمت عالی گیا، وہ میرے بھائی نے

وار کہا، شکر کہ رو ہوا، افسوس! شمس روز می ہوا! ارے شاہزادہ ہوالے خدا

بچا لی اظلم کو دور سے آتا ہوا دیکھ کر! ارے پر وہ کون آ رہا ہے۔ ہوا اظلم ۔ اب

کہان جاؤن (او خداوند عالم)۔ وہ لڑائی سے باز آتے نہین۔ اور آیا وہ

... اور آیا وہ جہنم کا دیو اب میرے حواس

تاب لاتے نہین۔

(نور النسا کا گھبرا کر بھاگ جانا اظلم کا دور سے دیکھتے ہوے آنا۔)

اظلم۔ بیشک وہ نور النسا ہی - افسوس بازی ہاتھ سے دی - آخر نکل گیا پنجہ شیر سے

مگر اب کیا بچ سکتا ہے مجھ دلیر سے۔۔

(اظلم کا نور النسا کے تعاقب مین دوڑتے ہوے جانا

سنور شاہزادہ و شمس رو کا آگے پیچھے دوڑتے ہوے

آنا دونون کا آپس کی لڑائی سے زخمی ہو کر زمین پر

گر جانا سامنے سے کئی سپاہیون کا آنا۔)

لاونی - دہن زلہ بروا - تال قوالی

طرز۔ "کالی گھٹا کوئل بن ہوائی ۔۔"

سپاہیان

لو زخمی وہ ہی پائے	ہم ڈھونڈ ہنے جنکو آئے
خوب آپسمین یہ لڑے ہین	جبھی زخمی ہو کے پڑے ہین
کیا وار پہ وار جڑے ہین	کیسے دونون جی کے کڑے ہین
جی کھوتے ہین یہ تڑپ کر	انہین لیکے چلو اے برادر
تا علاج شاہی ہوان پر	لو اٹھاؤ انکو یار تم اب اکبار
تا راحت پائے	ہم ڈھونڈ ہتے جنکو آئے

دوسرا ایکٹ - چوتھا سین

سرا - پردہ نمبر (۵)

(بوجھ سر پر لئے ہوئے گاڑیبان کا مع امیر کے آنا)

انگریزی وزن - دھن زلہ جھنجوٹی - تال قوالی

طرز - " وصل میں شاداں ہجر میں گریاں - - "

گاڑیبان

چلتے چلتے پانوں ہیں جلتے دہوپ کی شدت ہے آفت - -
کانٹے ٹوٹے چبھے ہوئے گھٹ گئی طاقت ہے آفت

چھوڑ، حضرت اُسکی الفت، وہ تو عورت ہے آفت
چاہ تمہاری جان ہماری جاوے آفت ہے آفت
دل جو کوئی لگائے] مین تنگ رہا ہون ہائے۔
تمکو ہو ہین وائے] جی مفت میرا جائے۔
وہ ناز مین جو لائے] گھر آپ کا بسائے
کیا اُسکے ہاتھ آئے ۔ چاہت آفت ۔ جلتے جلتے

ٹھمری - دھن پیلو - تال چاچر

طرز۔ "توری بیت نے کر دیو روگی۔"

امیر علی

مجھے میری جانی سے پیت لگی ہے ۔ میری ہو کے بس اب وہ مت لگی ہے
پیت مین جائے بیت نہ چھپائے ۔ پہلے ہی سے ایسی ریت لگی ہے
پیت مین جو ہمت کو نہ ہارا ۔ قسمت مین اُسکی جیت لگی ہے

(نور النسا کا دوڑتی ہوئی آنا اور امیر کے پانون پر گر جانا
ظلم کا آ کر نور النسا کو پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھانا
گارڈیبان کا بچانا۔)

بیت - تحت اللفظ

نور النسا

تو اے نیک مرد اس سے مجکو بچا

گارڈیبان

خبردار ظالم نہ اُس کو ستا

غزل - دھن زلہ غارا - تال پشتو

طرز۔ "آتش سوزان مین تو ای شمع بے پروانہ جیا۔"

نور النسا

باغبان مجھکو چھڑا تو دام سے صیاد کے ۔ ذبح کرتا ہے مجھے کیا ڈھنگ مین بیداد کے
شاخ گل سے آشیان صیاد نے توڑا مرا ۔ کسطرح جاؤن قفس مین ہائے مین جلاد کے

انگریزی وزن - دہن سندہڑا - تال دادرا

طرز - "اے خودپسند اب بہی اسکو قبول کر - "

امیر اعلی

سنا رہا ہے کیوں اسے ارے غلام تو

اظلم

یہ میری بی بی ہے مجہے دو نیکنام

گاڑیبان

ہمارے گہرہی تمہارے نمکحرام تو

امیر اعلی (بغور دیکہکر)

ہان جانا مین نے بہی اسے دہی ہے رشتہ ظلم

(گاڑیبان کا پیچہے سے آکر اظلم کے گلے مین پہندا اڈانا)

اور امیر کا اظلم کے ہمین باندہنا)

گاڈیبان

کرو اسے امیر یہ تو نابکار ہے

اظلم

خطا کی مین نے کیا تمہارے ذی وقار

امیر اعلی

ستاتا کیون اسے تو اے ستم شعار ہے

گاڈیبان

ہماری جوتیون سے اب ہو گیا تمام

ابیات - تحت اللفظ

امیر اعلی

تو لیجا اسے اس جہاڑ سے اسکو کس

لگا خوب جوتے نہ کہا کچہہ ترس

پہر اس موذی کی کاٹ کے ناک جہٹ

اور اک پانون بہی توڑدے لٹہہ سے جہٹ

امیر اعلی

نہ تا پہر کرے یہ کسی پر ستم

گاڈیبان

بہت خوب لیکر چلے اس کو ہم

(گاڈیبان کا اظلم کو جوتے مارتے ہوئے لیجانا اور

اسکو جہاڑ سے باندہکر نکٹا لنگڑا بنانا)

نور النسا

(خود بخود)

وہی ہے وہی یہ حرامی امیر

الہی کہین پہر بنون مین اسیر

(امیر سے)

خدا آپ کو شاد رکھے سدا — جیو جبتک آباد رکھے سدا
مین گھر اسپنے اب دل جلی جاؤنگی — دُعا تمکو دیتی چلی جاؤن گی۔

(نورالنسا کا جانے کے لئے قدم اُٹھانا امیر کا دامن
اُٹھا دسکو منانا)

ٹھمری۔ دہن بہیلو۔ تال چاچر

طرز۔" آج آئی موری پیا رہی "

امیر اعلی

تو اب میری جانی! تو اب میری جانی — جو رو جفا سہنی ہے کیون بھلا۔ تو اب
محلون مین سہ پہولون کی سیج پر سو — کرونگا تیری دلبری مین سر ار تو اب
بے وہنگے ایسے حبشی کے جیسے — ستا دین تجھے کیون بہارے دلربا۔ تو اب
طمانچے سے تیرے مری آنکھ پہوٹی — وہ بخشی تجھے مین نے تیری خطا تو اب

ٹھمری۔ دہن جھنجوٹی۔ تال چاچر

طرز۔" راجا جی مو ہے کا ہے ستاؤ بھلا۔"

نورالنسا

ارے مین ہون دکھیا ستاؤ نہ۔۔۔ تم — مرا دل دکھاؤ نہ تم۔۔ مین ہون
مین تو ہون ستائی پیت کی بپتا — ستا کر مرا جی جلاؤ نہ تم۔۔ مین ہون

غزلیات۔ دہن اساوری۔ تال چاچر

طرز۔" اگر آپکو غور میری رہیگی۔"

امیر اعلی

جو دل مجھسے تجھکو لگانا نہین تھا — تو صورت بھی اپنی دکھانا نہین تھا
جلا کر مجھے سرد مہری نہ کر تو — اگر یون ہی تھا تو جلانا نہین تھا

نورالنسا

سے تجھے کاش اللہ انداز انساتا — جو صورت مری دیکھنے تو نہ پاتا
نہیں میری تقصیر اس مین ذرا بھی — سزا یہ تو خالق سے تجھے ہی دکھاتا
ہون ای بوڑھے مین تیری بیٹی کے مانند — تو کیون بھیا مجھسے دل ہی لگاتا

مسدس ۔ تحت اللفظ

امیر اعلیٰ

بیٹی ہے میری نہ بیٹا کچھ نہین اولاد و آل — بی بی ایک رکھتا ہون پر ہے وہ بھی بد صورکال
ابتو دل یہ چاہتا ہے تیرا حاصل ہو وصال — آج تک دیکھا نہ تجسا کوئی بھی صاحب جمال

مین تیرے صدقے ترے قربان میری جان ہون
حور تو جنت کی ہے مین خلد کا غلمان ہون

(امیر کا نور النسا کے پانون پر گرنا۔)

نور النسا

دیو ہے دوزخ کا یا ہے ہمسر شیطان تو — بیہودا کیا جانتا ہے مجکو بے ایمان تو
آبرو سے میری کیا رکھتا ہے یہ امکان تو — قہر سے اللہ کے غارت ہو بس ابھی آن تو

مجکو یان تنہا نہ تو ای بوڑھے ہے نصرانی سمجھ
ساتھ میرے فضل حق سے فوج سبحانی سمجھ

(نور النسا کا امیر کو زور سے لات لگانا۔)

ابیات ۔ تحت اللفظ

امیر اعلیٰ

اونی نور ندھی اور مجھے مارے باربار — گر یہ نکرنہ جان سے تجھے مین ماردن بد شعار

(امیر کا نور النسا کو گردن پکڑ کر نیچے گرانا گاڑیبان کا
آنکر امیر کو جھٹکے سے ہٹانا۔)

گاڑیبان

بکیس پہ نازنین ہے کیا اسپہ کیون ستم

امیر اعلیٰ

موذی نکرا ہم گردن تیرا سر قلم

(امیر کا گاڈیبان کو گردن پکڑ کر نیچے گرانا اور لات مکے لگانا گاڈیبان کا آنکر امیر پر سوار ہونا نور النسا کا فرار ہونا)

نور النسا

بہاگون تو اِس بلا سے ہو یارب مجہے نجات

گاڈیبان (امیر سے)

مین زندہ چہوڑنے کا نہین تجہکو بد صفات

(امیر کا لات کہونسے سے گاڈیبان کی پسلی توڑنا گاڈیبان کا گہونسا لگکر امیر کی دوسری آنکہ پہوڑنا۔)

امیر اعلی

اندہا کیا ہے تونے مجہے ہائے ای نفر

گاڈیبان

افسوس ہارا ہارا ہوا سر ابہی جگر

(دونون کو تملاتا سپاہیون کا نور النسا کی تلاش مین آنا)

ایک سپاہی

(خود بخود)

کہین بہی ملی وہ تو لڑکی نہ اب ... کیا شاہ نے ہمکو فورا طلب

[اظلم کو دیکہکر]

بندہا کون جاڑی سے ہے یہ گر ... عجب کیا جو اس سے ملے کچہ خبر

اظلم سے)

بتجہے کسنے باندہا ہے کر تو بیان ... بہلا کوئی لڑکی بہی آئی یہان

اظلم

اُسی کے سبب مین ہوا ہون اسیر ... مجہے باندہنے والے ہین وہ شریر

(سپاہیون کا امیر کیطرف جانا)

ایک سپاہی امیر سے

وہ لڑکی جو آئی تہی بڑہی یہان ... بتا جلد ہمکو گئی اب کہان

امیر اعلیٰ (گاڑیبان کیطرف اشارہ کرکے)

بھگا یا ابھی اِس نفر نے اُسے
دیا دکھہ بہت موذی خر نے اُسے

ایک سپاہی (اپنے ہمراہیون سے)

اب اِن تینون کو لیچلو شہ کے پاس
پھر اوسکی تحسین مین ہوگا قیاس

(سپاہیون کا ظلم کو جارسی سے چھڑانا پھر امیرد گاڑیبان و ظلم کو لیجانا)

دوسرا ایکٹ - پانچوان سین

گہرا جنگل - پردہ نمبر (۶)

(نورالنسا کا بحال پریشان آنا)

غزل - دہن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز - ”ہوں نگین کوئی گل نوکیا مجہ اُسمین بو بھی چاہتے -“

نورالنسا

قضا کسی کی آئی ہو تو مجکو وہ اودہار دے
تن نحیف سے کوئی یہ بار سر اُتار دے

کبھی ہمارا کچہ بھلا نہ تجہسے اے فلک ہوا
فرشتہ موت کا کہان ہے اُسکو تو پکار دے

ہوے نہال تجہسے سب پہ مین ہوئی پامال اب
ہر اِک کو گل دئے مجھے تو خار اسے بہار دے

یہ مطلبی ہے کل جہان وفا نہین کسی مین ہان
غرض کیواسطے پدر پسر کو جی سے مار دے

جو عقل ہے تو آدمی کسی کو دل نہ دے کبھی
بشر کو چاہیئے کہ بس خدا پہ جی کو وار دے

(نورالنسا کا جارسی سے پھانسی باندھکر لٹکنے کے لئے تیار ہونا ایک پیر مرد کا ہاتھ مین شیشہ لئے ہوئے جھومنا)

سے یکایک نمودار ہونا۔)

ہولی ۔ دہامن جوگیا اساوری ۔ تال چاچر

طرز ۔ " آدمی شادیگی سے ہووے ۔ "

پیر مرد

ساتھ مین من گھر سنگ مین ہے ۔ یون خوشی غم کے بھی رنگ مین ہے
چلی تو اٹھ شکر خالق ادا کر ۔ شاد ہو غم کو دل سے بھلا کر
کس لئے حالت تنگ مین ہے ۔ یون خوشی غم کے بھی رنگ مین ہے

نثر

نور النسا ۔ تو کون ہے کس لئے مجھ آفت کی ماری کو مرنے سے رُوکتا ہے مین کچھ رنج دنیوی کے باعث نہین مرتی ہون ۔

خمسہ ۔ تحت اللفظ

نور النسا

مین تو خدا کا شکر بہر حال کرتی ہون ۔ تنگی سے آہ بھر دنین ہائے بھرتی ہون
افلاس سا دہر سے نہین مطلق مین ڈرتی ہون ۔ بہتان کے سبب ہی جہان سے گزرتی ہون
لوگون نے مجکو عیب لگایا مین مرتی ہون

ابیات ۔ تحت اللفظ

پیر مرد

بہتان سے بری ہو تو ہے تجکو اب یہ کر ۔ کرنے خدا کیواسطے آیا ہون مین مدد

(شیشہ دیکر)

شیشہ دوا کا حضرت لقمان کی تو لے ۔ یہ مہربانی تجپہ ہے سبحان کی تو لے
مردانہ جلد زیب بدن کر لباس اب ۔ اس ملک کا جو شاہ ہے جا اسکے پاس اب
شہزادہ اسکا تجپہ جو دل سے نثار ہے ۔ وہ زخم کے سبب سے بہت بیقرار ہے
یہ وہ دوا ہے اسکو تو جس زخم پر لگائے ۔ فوراً وہ اندمال خدا کی مدد سے پائے

سب مری ہی بیر سے گرفتار ہین وہان اپنی خطائین آپ وہ کردینگے سب بیان

(نورالنسا کا سر جھکانا پر پردہ کا غائب ہو جانا)

دوسرا ایکٹ - چھٹا سین

زندان - پردہ نمبر (۱۴)

(سب قیدیون کا داخل ہونا)

غزل - دہن بلاول - تال قوالی

طرز - "آؤ ہیتم آؤ ہیتم آؤ ہیتم آؤ۔۔۔"

شمس رو

بس بنی جو تجبہ مجھپر کیا غم ہے یا اللہ

اظلم

پانون کا لنگڑا ناک کا نکٹا کیا یہ کم ہے یا اللہ

امیر اعلیٰ

آنکھین کھوکر اندھا ہوکر قید پڑا ہے مین ہون ہین

گاڑیبان

ہائے جگر کے درد سے میرا لب پر دم ہے یا اللہ

شمس رو

سوذی اظلم تیرے سبب سے ہمپہ غضب یہ آیا ہے

اظلم

اسکی بہن کا عشق تو میرے حق مین ستم ہے یا اللہ

امیر اعلیٰ

میرے نفر او گاڑی والے ہوگا تیرا خانہ خراب

گاڑیبان

لایق تو اس بوڑہے کے دوزخ کا تم ہے یا اللہ

(نورالنسا کا بلباس حکیم ہمراہ رئیس شاہ آنا)

غزل - دہن برہامنس - تال دادرا

طرز - "کوئی ٹھہری نہ وصل کی آئی تمام رات۔"

رئیس شاہ

حکمت مین سب سے بڑہکے تو ذیشان آپ ہین — کہتا ہون سچ کہ غیرت لقمان آپ ہین
شہزادے کو شفا ہو یہ اُمید تہی کسے — اِس عہد کے مسیح میری جان آپ ہین

(منور شاہزادہ کا بیقرار آنا)

غزلیات - درمین زلہ برہنس - تال پشتو

طرز۔ "اجڑے او مسیحا تو کہان ہے۔"

منور شاہزادہ

نہین خوش میرا دل مطلق شفا سے — طبیبو فائدہ کیا ہے دوا سے
مجہے آجائیگی مرگ مفاجات — ملا دو ورنہ میری دلربا سے
وہ گیسو والی کیون میری خبر لے — اگر مین مرگیا اوس کی بلا سے

نور النسا

شہا یہ کس پری پر مبتلا ہے — جو دیوانون کی صورت بک رہا ہے
نہین مطلق جو خوش اپنی شفا سے — تو کیا آزار عشق اسکو ہوا ہے

ابیات - تحت اللفظ

رئیس شاہ

بے شبہہ درد عشق مین ہی مبتلا ہے یہ — اک بیوا یہ دل سے فدا بس ہوا ہے یہ

منور شاہزادہ

والدہ وہ بیوا نہ ہی اک ملکذات ہی — اسمین بری تو کوئی بہی حضرت نہ بات ہی

رئیس شاہ

مین جو تمہا خیر پر ہے یہان تو وہ تا ایمان — دامن خراب جسنے کیا اسکا میری جان

نور النسا

تم چار دن مین وہ کون ہے سچ بولو نابکار — عصمت کو جسنے کرلیا اُس بات کو نے تکار

شمس رو

مین تو حقیقی اُسکا برادر ہون ای جناب — سنتا ہون اِس پلید نے اُسکو کیا خراب

سدسہ ـ تحت اللفظ

اقلیم

پہلی قسم ہے مجکو زمین آسمان کی ‏ سوگند دوسری ہے مکان لامکان کی
مجکو قسم ہے تیسری سارے جہان کی ‏ چوتھی قسم ہے شاہ مجھے اپنی جان کی
مین اُس حسین پہ ظلم تو کرتا مدام تھا
دامن بچانا اپنا یہی اُسکا کام تھا

بیت ـ تحت اللفظ

شمس رو

ای گاڑیبان کیون اُسے تشہیر کرتا تھا ‏ اُس بگنیہ پہ کس لئے تعزیر کرتا تھا

سدسہ ـ تحت اللفظ

گاڑیبان

صاحب یہ بوڑھا اندھا جو میرا امیر ہے ‏ شیطان کا غلام بنا گرچہ پیر ہے
اُس نازنین پہ شیدا ہوا یہ غریب ہے ‏ کہنے لگا کہ تو مری ادھیز سے ہے
کانا کیا طمانچہ اسے اوس نے مار کے
رسوائی زمہ آئی ہے تقصیر وار کے

بیت ـ تحت اللفظ

نور النسا

لاکھون کا ای امیر ترے پاس مال تھا ‏ پر لینا اُسکو راہی سمجھے کیا محال تھا

خمسہ ـ تحت اللفظ

امیر اعلی

سارے جہان کے شاہ اگر لاتے اپنا مال ‏ دیتی اگر زمین بہی اپنے گنج نہان نکال
دریا بہی موتی دیتا اگر اُسکے آگے ڈال ‏ پر کیا کہون مین آپ سے ای شاہ نیک فال
دامن گرنے دیتی نہ اپنا وہ خوشخصال

بیت - تحت اللفظ

منور شاہزادہ (رو کر)

کیون امی پدر تہا! بہ مین پوشیدہ کیا چاند   افسوس اب ملیگا کہان مجکو ایسا چاند

سہرہ - تحت اللفظ

نورالنسا

صادق ہے عشق اوسکا تو شہزادے کہا نہ غم   لائینگے اُسکو ڈہونڈہ کے لاریب آج ہم
دربار ہی سارے جمع ہون اے صاحب حشم   اُس مہ جبین کو لاتے ہین قدمونکی ہے قسم

تم چارون اپنے اپنے مرض پر دوا لگاؤ
ہووے شفاے کلی تو دربار شہ مین آؤ

(رئیس شاہ کا منور شاہزادہ نورالنسا کے جانا چار بلند قیدیون کا اپنے اپنے امراض پر دوا لگانا)

غزل - درمن بھوپالی - تال قوالی

طرز - "چمن مین سیر کو آیا نہ کیجئے۔ -"

شمس رو

عجب تاثیر پیدا رکھتی دوا ہے   کہ چھوتے ہی جسے ہوتی شفا ہے
لگاتے ہی ہوئے ہین خشک سب زخم   نہین کوئی بہی باقی اب ہرا ہے

اظلم

نہین باقی ذرا بہی ہاتون مین لنگ   نہ مجھہ مین عیب اب کچھہ ناک کا ہے

اسیر اعلیٰ

ہوئین میری بہی دونون آنکھین روشن   مجھے پہلے ہی صاحب سوجہتا ہے

گاڈیان

جگر کا درد اک دم ہوگیا دور   نہ سینے مین خلش باقی ذرا ہے

سب

چلیں درباریں فی الفور ہم سب • نہیں تاخیر اب مطلق روا ہے

[سب کا جانا]

دوسرا ایکٹ - ساتواں سین

دربار - پیرو نمبر (۵)

(شاہ کامو شاہزادہ تخت پر جلوس فرمانا درباریوں کا مؤدب ایستادہ نظر آنا راشگروں کا ناچنا گانا-)

غزل - دہن دیس - تال قوالی

طرز - لاگری ہو بچے ہے [illegible]

راشگران

منور شاہزادے کا شفا پانا مبارک ہو
مرض تھا لا دوا اُسکا سدا جانا مبارک ہو

مسیحائے زمان ہے وہ حکیم دیکھا رانا بنا
مریضوں سے حاذق کا یہان آنا مبارک ہو

سدا ملک و رعایا سب ہے آباد و خوش یارب
ہمارے شاہ کو یہ تخت شاہانا مبارک ہو

(چارون تیغیریون کا تندرست ہوکر آنا منور شاہزادے کا گھیرانا)

غزلیات - دہن پیلو - تال چاچر

طرز - "مجھے ارے مت اے میرے پیارے -"

منور شاہزادہ

خبر میری ہے جلد آؤ مسیحا
میرا دم چلا ہے بچاؤ مسیحا

صدا کرتی ہے قم کی رفتار تیری
مجھے ایک ٹھوکر لگاؤ مسیحا

تیری منتظر ہو کے پتھرا گئین آنکھین
ہلا دم ہلا دم چلا آؤ مسیحا

جھڑا اسکے بیچنے سے میری دو گھر
اجل گھونٹتی ہے گلا آؤ مسیحا

رئیس شاہ

نہ اس درجہ گھبراؤ اے میرے بیٹا
ذرا ہوش مین آؤ اے میرے بیٹا

ملے چین تمکو تو آرام پاؤن
گلے میرے لگ جاؤ اے میرے بیٹا

حکیم اب تو لائیگا دلبر تمہاری
ذرا جی کو بہلاؤ اے میرے بیٹا

(نورالنسا کا بلباس زنانہ سنگھار کر کے آنا سب کا اُسکو دیکھکر متحیر ہو جانا)

غزلیات - دہن بھیروین - تال چاچر

طرز - "فدا مین تو ہون تجپہ اے مہ لقا -"

نورالنسا

کہو ہے تمہارا کہان .... پر حکیم
جو لایا ہے مجھکو یہان پر حکیم

ہون بیمار میں عشق سے میجان
وہان جاؤنگی ہے جہان پر حکیم

(منور شاہزادہ کا اُچھل کر نور النسا کو گلے لگانا)

منور شاہزادہ

نہ تھا زمانے کا تو گر حکیم
تو مرجاتا دنیا ہی کا ہر حکیم
ترے عشق سے میں ہوا ہوں مریض
مرا علاج اب ہو تو دلبر حکیم

رئیس شاہ

نہ واقف تھا میں تجھ سے نور النسا
عبث دی تجھے ہائے میں نے سزا
دہ تو بخش دے اب خدا کے لئے
ہوئی تیرے حق میں جو مجھسے خطا

(نور النسا کا دوزانو ہوکر شاہ کے ہاتون کو چوم کر آنکھوں سے لگانا)

نور النسا

مرے آپ تو ہین پدر اے جناب
تمہارا ہے سایہ جہاں اے جناب

(شمس رو سے لپٹ کر)

برادر مجھے مار ڈالو شتاب
ہوں بدکار ہی میں اگر اے جناب

شمس رو

بہن میری تجھپر ہوں قربان میں
تری نیکیوں سے تھا انجان میں
مجھے بخش دے اے نیک خصال
جو کرتا رہا تجھ کو حیران میں

(نور النسا کا پاؤں پر گرنا)

ابیات ۔ تحت اللفظ

اظلم

لائق تو عفو کے نہیں میں ہوشیار ہوں
بخشش کا آپ سے مگر امیدوار ہوں

نورالنسا

تا مین نے بخشا جیسے ہین ترے آہ نصیب　　اللہ تجھکو نیک ہدایت کرے نصیب

(امیر کا نورالنسا کے پانون پر گرنا)

امیر اعلی

ای بانو بخش دیجیے میرا ابہی اب قصور

نورالنسا

اللہ اس نعیمئی مین تجھکو بہی دے شعور

(گگاڈیبان کو نورالنسا کے پانون پر گرنا)

گگاڈیبان

گستاخی تمسے کرتا تہا کچہہ مین بہی بیخمار

نورالنسا

احسان کیا ہے تو نے سے اسکے عوض یار

(نورالنسا کا گگاڈیبان کو مار آتار کر دینا)

سنور شاہزادہ

دے مجکو اپنا ہاتہ تو اے پری دلبربا

نورالنسا

ہان مین بہی تجہہ بہلے سے شہزادے ہون فدا

(شاہ کا سنور شاہزادہ . . .
نورالنسا کے ہاتہ ملوانا)

رئیس شاہ

خوش خوش رہو سب شاد رہو اب مدام تم　　شادی مین اپنی عمر گذارو تمام تم

انگریزی وزن - دہن زلہ جہنجوٹی تال قوالی

طرز ،، وصل مین شادان ہجر مین گریان - ا

سب

جیسا کرنا ویسا بہرنا شک ہو تو کر دیکہہ　　دوزخ بہی ہے جنت بہی ہے محشر بہی مر کر دیکہہ

اک دن ٹوٹے آپ ہی پہوٹے جام گنہ کا بہر کر دیکہ
ہے تو بشر تو پر بے شر ہو وان کہاں ست سہر کر دیکہ
جنہون نے جو کیا وہ بلے مین ۔ ۔ ۔ ۔ لیا
کسی کو دکہ دیا ۔ ۔ ۔ ۔ تو اپنا خون پیا

ہو رونق جہان تو پہر بسان دہان
ہو چین بیگمان بہشت مین گہر کر دیکہ ۔ ۔ ۔ جیسا کرنا

تمام شد

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف مصنف صاحب نے ہمیشہ کے لئے اس مطبع الہٰی آگرہ کو ہبہ فرما دیا ہے اور اس ناٹک کی رجسٹری ہوگئی ہے لہذا کوئی صاحب اس کتاب کے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرمادین بجائے فائدہ کے نقصان نہ اوٹھاوین جسقدر جلدین مطلوب ہون طلب فرمائے قیمت مقررہ پر روانہ کیجائیگی

المشتہر

محمد محبوب خان و محمد حسین خان مالک مطبع الہٰی محلہ کمبو ٹولہ آگرہ

اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

اشتہار فروخت کتب ناٹک

کتب ناٹک مفصلہ ذیل جو آجکل تھیٹریکل کمپنیون مین کھیلے جاتے ہین ہمارے کارخانہ مین موجود ہین جن صاحبون کو خریداری منظور ہو بارسال قیمت مقررہ یا بذریعہ ویلیو پی ایبل طلب فرمائین فوراً روانہ ہون گے۔

نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبداللہ صاحب	قیمت
۱	ظلم اظلم	۴ر
۲	سیف سلیمانی	۴ر
۳	بزم فرخ حافظ	۴ر
۴	بزم فیروز جشن پرستان	۴ر
۵	علی بابا	۴ر
۶	فریب فتنہ	۳ر
۷	پولیس ڈراما	۵ر
۸	منظر بدر منیر	۴ر
۹	گل بکاولی	۵ر
۱۰	خدادوست	۵ر
۱۱	بزم سلیمان	۳ر
۱۲	خون عاشق جانباز	۵ر
۱۳	فتنۂ عالم	۴ر
۱۴	اندر سبھا امانت	۳ر
۱۵	رحم داد	۳ر
۱۶	زہرہ بہرام	۴ر
۱۷	ستم ہامان	۴ر
۱۸	حاتم طائی	۴ر
۱۹	شکنتلا ناگری	۶ر
۲۰	لیلیٰ مجنون	۴ر
۲۱	شکنتلا اردو	۶ر
۲۲	صنوبر شمشاد	۴ر
۲۳	محمود شاہ	۴ر
۲۴	نقش سلیمانی	۴ر
۲۵	بوبن بھگت	۳ر
۲۶	شیرین فرہاد	۴ر
۲۷	انجام محبت	۳ر
۲۸	پسندیدہ جہان	۶ر
۲۹	گنجینۂ محبت ہر دو حصہ	۱۲ر

نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبداللہ صاحب	قیمت
۳۰	چندراور خورشید نور	۲ر
۳۱	نیرنگ الفت	۳ر
۳۲	ہیر رانجھا	۳ر
۳۳	ہوائی مجلس	۲ر
۳۴	ضیائے عالم نور جہان	۴ر
۳۵	نور الدین حسن افروز	ار
۳۶	پولیس ناصح	۰ر
۳۷	جمیل گلاب	۱۰ر
۳۸	فریب محبت	۱۰ر
۳۹	اندھیر نگری	۱۰ر
۴۰	چمنستان منان	۶ر
۴۱	گمبیر جعفر	ار
	تالیف مرزا نظیر بیگ صاحب	
۱	ہرشچندر ناٹک نظیر ناگری	۶ر
۲	چتر بکاولی	۶ر
۳	ہرشچندر ناٹک نظیر اردو	۴ر
۴	الہ دین چراغ عجیب	۴ر
۵	رام لیلا ناٹک	۶ر
۶	نل دمن ہر دو حصہ	۸ر
۷	بین شہزادی	۴ر
۸	جدید ناٹک حقیقت رائے	۶ر
۹	بلبل بیمار	۴ر
۱۰	ماہی گیر	۴ر
۱۱	کرشن اوتار	۴ر
۱۲	نیرنگ عشق	۴ر
۱۳	تائید خدا	۴ر
۱۴	چندر بدن	۴ر
۱۵	فسانۂ عجائب	۴ر
۱۶	سروش سخن	۴ر

نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف مرزا نظیر بیگ صاحب	قیمت
۱۷	چندراولی	۵ر
۱۸	ابوالحسن خوش قسمت	۵ر
۱۹	آفتاب راج چھیا	۵ر
۲۰	نئی طرز گلزار زرینہ	۶ر
۲۱	کرشن اوتار ناگری	۶ر
۲۲	ستم عشق و الفت	۴ر
۲۳	ہملٹ یعنی خون ناحق	۴ر
۲۴	رومی جولیت	۴ر
۲۵	بلبل بلبلان	۴ر
۲۶	گنجینۂ دل فروش	۴ر
۲۷	قتل نظیر	۴ر
۲۸	اسیر حرص	۴ر
	تصنیف دیگر شعراء	
۱	طلسم ہوش ربا	۴ر
۲	جام جہان نما	۸ر
۳	لیل و نہار	۱۲ر
۴	مالن کی بیٹی	۱۲ر
۵	ظلم وحشی	۱۲ر
۶	سفید خون	۱۲ر
۷	فتح جنگ	۱۲ر
۸	زنجیر گوہر	۱۲ر
۹	دھوپ چھاؤن	۱۲ر
۱۰	بھنبھاز ہر	۱۲ر
۱۱	خون کا خون	۱۲ر
۱۲	شہزادہ ممتاز	۸ر
۱۳	خوبصورت بلا	۸ر
۱۴	فاسٹ	۸ر
۱۵	صید ہوس	۱۲ر
۱۶	گوپی چند	۱۲ر

المشتہر۔ محمد محبوب خان و محمد حسین خان مالک مطبع الٰہی محلہ کمبوہ ٹولہ آگرہ